عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۸ | ۱۷تا۲۳/رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق ۸تا۱۵/جولائی ۲۰۰۹ | شمارہ:۲۶

لیاقت باغ راولپنڈی ختم نبوت کانفرنس پر پابندی

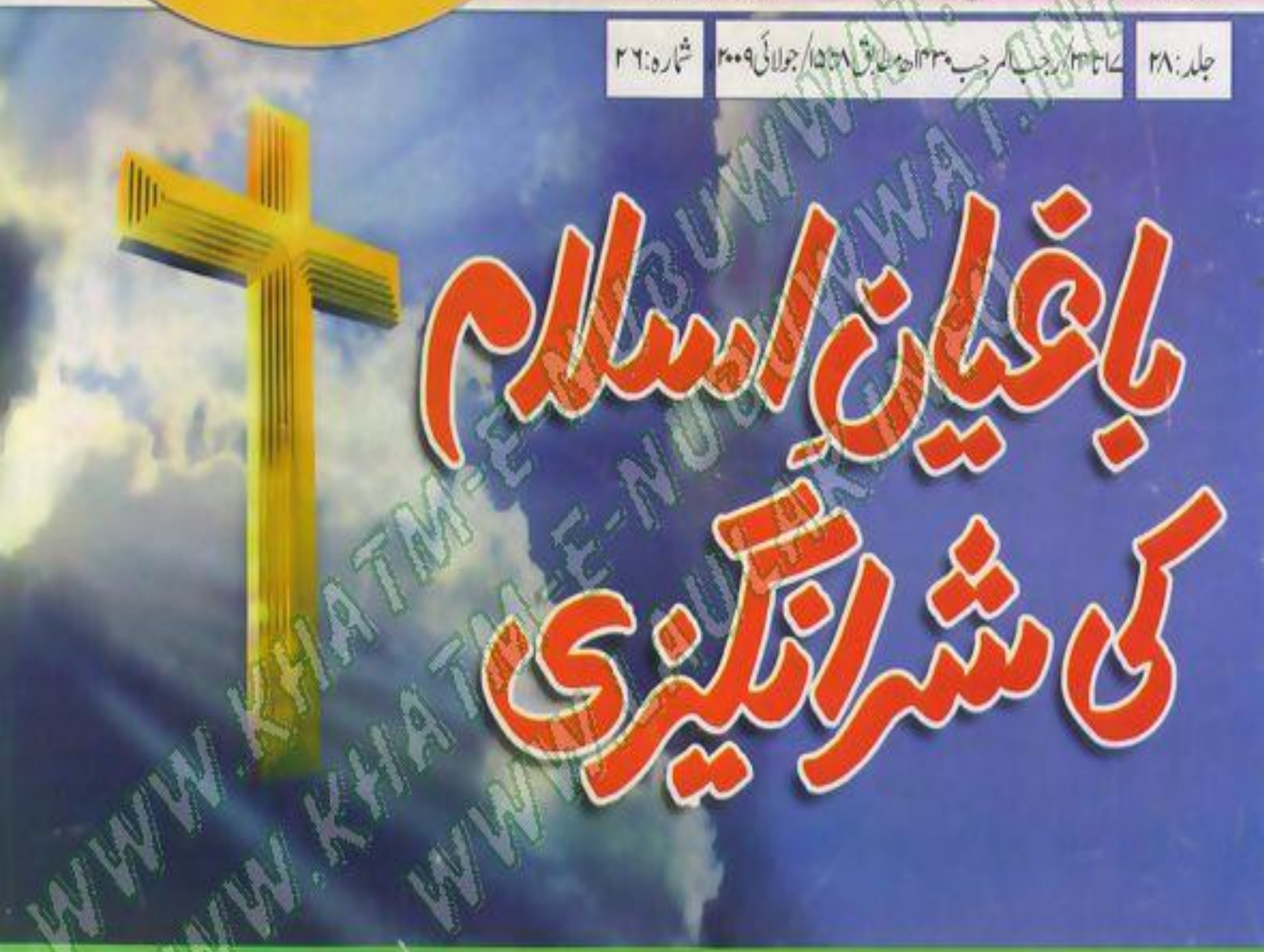

مستقبل فی صراسلام کا ڈھ

سعودی حکمرانوں کے نام کھلا خط

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

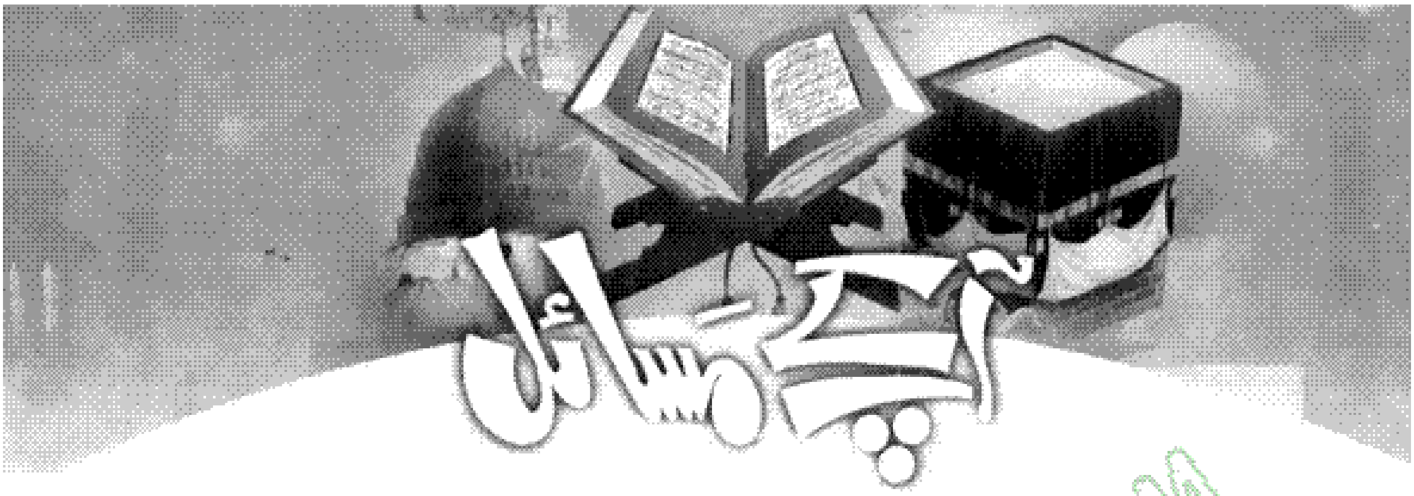

مولانا سعید احمد جلال پوری

ماہ صفر اور نحوست

[illegible] خان، کراچی

س:...... صفر کے مہینے میں لوگ سورۂ مزمل کا ختم کرواتے ہیں، اگر کوئی بلائے پڑھنے کے لئے تو کیا اس میں شریک ہوسکتے ہیں؟

ج:...... شرعاً صفر کے مہینے میں سورۂ مزمل کے ختم کرانے کی کوئی حیثیت نہیں، اگر کوئی اس غرض سے آپ کو بلائے تو جانے کی بھی ضرورت نہیں۔

طلوع آفتاب کے وقت تلاوت

ممتاز فیصل، راولپنڈی

س:...... اگر سورۃ البقرہ نماز فجر کے بعد پڑھی جائے تو وہ سورج نکلنے سے پہلے ختم نہیں ہوپاتی، کیا سورج نکلنے کے وقت رک جانا چاہئے یا بعد میں شروع کرنا ہوگا؟

ج:...... یہ غلط ہے کہ سورج نکلتے وقت تلاوت روک دی جائے، تلاوت ہروقت کرنا جائز ہے، ہاں البتہ سورج طلوع، غروب اور آفتاب نصف النہار پر پہنچنے کے وقت نماز پڑھنا ناجائز ہے، اور کسی قسم کا سجدہ بھی ان اوقات میں منع ہے۔

اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کی سزا؟

افتخار علی، لاہور

س:...... آج کل اسلامی سزاؤں کے بارے میں بحث ومباحثہ چل رہا ہے، کوئی کہتا ہے کہ ان پر عمل درآمد ہونا چاہئے اور کوئی اس کے خلاف ہے، مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں دو فریق ایک مسلم اور دوسرا غیر مسلم ہو، مسلمان کے اسلامی قانون سے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے ہیں جبکہ غیر مسلم کو کوئی سزا تجویز کی جاتی ہے، کیا یہ یکطرفہ سزا نہیں ہے؟ کیا موجودہ دور میں ان قانونوں پر عمل درآمد ممکن ہے؟ اسی طرح حدود آرڈیننس کے حوالے سے بھی بحث چل رہی ہے جیسا کہ مختاراں مائی کے کیس کا کافی چرچا ہو رہا ہے کہ زنا کے مرتکب رہا ہو کر پھر گرفتار کرلئے گئے۔ اسی طرح زنا کے حوالے سے عورت کے لئے گواہ ضروری قرار دیئے گئے ہیں کہ اگر چار گواہ موجود ہیں تو اس عورت کو سنگسار کیا جاتا ہے، تو مرد کے لئے کیا سزا ہے؟

ج:...... جو لوگ کسی ملک میں رہتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، ان پر اس ملک کے قوانین لاگو ہوں گے، یہ ایک بدیہی عام اور سادا سا اصول ہے، اسی طرح جو لوگ کسی اسلامی حکومت میں رہتے ہیں تو ان سے ان کے دین و مذہب کے مطابق کسی جرم کی سزا دی جائے گی، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ یہودیوں کے زنا کے مرتکب شادی شدہ جوڑے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تورات کے مطابق رجم وسنگسار کرنے کی سزا دی تھی۔ اسی طرح اگر مسلمان کسی ملک میں رہتے ہوں اور وہ اپنے پرسنل لاء کا مطالبہ کریں تو ان کا حق ہے کہ ان کے ساتھ پرسنل لاء کے مطابق معاملہ کیا جائے۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سوال کا جواب آگیا کہ اگر کسی اسلامی ملک میں کسی غیر مسلم نے چوری کی یا زنا کیا اور ان کا کوئی پرسنل لاء نہیں ہے، تو ان کو اسلامی دستور کے مطابق سزا دی جائے گی، یہ کہنا کہ مسلمان چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے اور کافر کو چھوڑ دیا جائے غلط ہے۔

۲:...... [illegible] بغیر گواہوں کے جرم ثابت کردیا جائے اور مجرم کو [illegible] مستحق قرار دے دیا جائے تو بتایا جائے نظام عدالت چل سکے گا یا کوئی شریف انسان محفوظ رہے گا؟

اس لئے زنا کے ثبوت کے لئے گواہوں کی شرط رکھی گئی ہے، اس میں مرد اور عورت برابر ہیں، البتہ شریعت کے اصول کے مطابق سوائے حدود وقصاص کے عورت کی گواہی معتبر ہے مگر دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ یہ قرآن کریم کا فرمان ہے، میری یا آپ کی بنائی ہوئی بات نہیں ہے نہ اس پر اعتراض کیا جائے۔

۳:...... ثبوت زنا کے لئے جیسے عورت کے لئے حکم ہے مرد کے لئے بھی وہی حکم ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۱۷ تا ۲۳/رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۰تا ۱۶/جولائی ۲۰۰۹ء شمارہ:۲۶

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

بانیان اسلام کی شر انگیزی	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
مستقبل صرف اسلام کا ہے!	۹	مولانا عبداللہ خالد قاسمی
لیاقت باغ راولپنڈی ختم نبوت کانفرنس پر پابندی	۱۱	مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
خطبہ استقبالیہ!	۱۳	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
سعودی حکمرانوں کے نام کھلا خط	۱۶	مولانا سعید احمد جلال پوری
مرزا قادیانی کے جھوٹ (قسط ۳)	۱۹	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
موت کا تعاقب	۲۱	حافظ محمد حذیفہ جلال پوری
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karac

Ph:2780337, 4234476 Fax:278034

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAUBAIK.INFO

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

غم کے کنویں سے پناہ مانگنے کا بیان

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غم کے کنویں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! غم کے کنویں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا: وہ قاری جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے تھے۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۶۱)

اُوپر کی حدیث میں ان تین شخصوں کا تذکرہ گزر چکا ہے جن کو سب سے پہلے جہنم میں جھونکا جائے گا، ایک ریاکار قاری اور عالم، دُوسرا ریاکار سخی، تیسرا ریاکار شہید۔ اس حدیث میں صرف ریاکار قاری کی سزا کا ذکر ہے کہ اس کے لئے جہنم کا وہ طبقہ مخصوص ہوگا جس سے خود جہنم بھی روزانہ سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، نعوذ باللہ منہ! شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ قرآن کریم کا علم سب سے بڑی نعمت اور دولت ہے، اس شخص نے چونکہ اس عمدہ ترین نعمت کو گناہ اور معصیت کا ذریعہ بنایا اس لئے یہ سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہوا۔ نیز قرآن کریم کا علم جس کو نصیب ہوا اس میں خوف و خشیت، عبدیت و انابت اور اخلاص و معرفت کی صفات بھی سب سے زیادہ ہونی چاہئیں اور ان صفات کا مقتضا یہ ہے کہ اس کے تمام اعمال خالصتاً لوجہ اللہ محض رضائے الٰہی کے لئے ہوں، اس کی نظر مخلوق سے یکسر اُٹھ جائے، لیکن جس بدقسمت کو قرآن کریم کے علوم حاصل ہونے کے باوجود ان صفات سے محرومی رہی ہو اس کا جہل بھی سب سے قبیح اور بدترین ہے، اس لئے بدترین سزا کا بھی مستوجب ہوا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حاملین قرآن کو اپنے اعمال کی نگہداشت کرنے اور ان کے اندر اخلاص پیدا کرنے کی دُوسروں سے زیادہ ضرورت ہے۔

اخلاص اور ریاکاری سے متعلقہ احادیث، حضرات محدثین عموماً اخلاق و آداب میں لاتے ہیں، مگر امام ترمذی رحمہ اللہ نے ان کو ''اَبواب الزہد'' میں درج فرمایا ہے، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ ''زُہد'' نام ہے دُنیا سے بے رغبتی کا، اور دُنیا میں دو چیزیں سب سے بڑھ کر مرغوب ہیں، ایک مال اور دُوسرے جاہ۔ ریاکار آدمی چونکہ اپنے اعمال سے مخلوق کو خوش کرتا اور مخلوق کی نظر میں معزز ہونا چاہتا ہے، اور اس سے اس کا مقصود لوگوں کی نظر میں معزز ہوکر حطامِ دُنیا کو جمع کرنا ہے، اس لئے یہ شخص دُنیا کا طالب ہے اور اس کا طرزِ عمل زُہد کے خلاف ہے۔ زُہد کے معنی صرف سامان کی قلت کے نہیں بلکہ زُہد سے مراد یہ ہے کہ دُنیا آدمی کے دل سے نکل جائے، حُبِّ مال اور حُبِّ جاہ کی اس کے دل میں کوئی جگہ نہ ہو۔ حق تعالیٰ یہ دولت ہم سب کو نصیب فرمائے۔

نیک عمل سے خوش ہونا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی نیک عمل کرتا ہے جس سے اس کو مسرّت ہوتی ہے (کہ حق تعالیٰ شانہ نے محض اپنے فضل و انعام سے مجھے اس کارِ خیر کی توفیق مرحمت فرمائی)، پھر لوگوں کو اس کے اس نیک عمل کی خبر ہوجاتی ہے تو اس کو یہ بات پسند آتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو دو اجر ملیں گے، ایک اجر پوشیدہ عمل کرنے کا، اور دُوسرا اجر علانیہ عمل کرنے کا۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۶۱)

اس حدیث میں دو مضمون ہیں، ایک اپنے نیک عمل پر خوش ہونا، دُوسرے کسی پوشیدہ عمل صالح کے ظاہر ہونے پر خوش ہونا۔

اپنے نیک عمل پر خوش ہونے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ آدمی اس کو اپنا کمال تصوّر کرے، یہ مذموم ہے، کیونکہ اس سے قلب میں عجب اور خودپسندی پیدا ہوگی، اور دُوسری صورت یہ ہے کہ اس نیک عمل کو مالک کا عطیہ سمجھے کہ میری اہلیت و استحقاق کے بغیر اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس نیک عمل کی توفیق عطا فرمادی، اور ایک ذرّۂ ناچیز کو اپنے لطف و عنایت کا مورد بنالیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے نیک عمل پر خوش ہونا صحیح ہے، اور یہ خوشی دراصل شکرِ الٰہی کا ایک مظہر ہے، اس لئے کہ اس صورت میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

بندے کی نظر اپنے عمل پر نہیں، بلکہ محض مالک کے انعام و احسان پر ہے، اور اس سے اس کے دل میں غرور و پندار اور عجب و خودپسندی پیدا نہیں ہوگی، بلکہ اس کے خشوع اور عبدیت میں اضافہ ہوگا۔

دُوسرا مضمون اس حدیث میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی نے محض رضائے الٰہی کے لئے پوشیدہ طور پر عمل کیا تھا، نہ عمل کرتے وقت مخلوق کی رضا اس کے پیشِ نظر تھی، اور نہ اس کی یہ خواہش تھی کہ اس کا یہ عمل لوگوں کو معلوم ہوجائے، اس کے باوجود اگر اتفاقاً اس کا پوشیدہ عمل لوگوں پر ظاہر ہوجائے اور اس پر طبعی مسرّت ہو تو اس کا یہ عمل ریاکاری میں شمار نہیں ہوگا، بلکہ اس پر اس کو دُہرا اجر ملے گا، ایک اجر پوشیدہ عمل کا اور دُوسرا اجر علانیہ عمل کرنے کا۔ ریاکاری تو اس لئے نہیں کہ اوّل و آخر اس کا مقصود محض اللہ تعالیٰ کی رضا تھی، اب اس کے ظاہر ہونے پر اسے جو خوشی ہو رہی ہے وہ طبعی ہے، چنانچہ اگر خدانخواستہ کسی بُری حالت میں کوئی شخص اس کو دیکھ لیتا تو طبعاً اس کو ناگوار ہوتی، اسی طرح جب لوگوں نے اس کو اچھی حالت میں دیکھ لیا تو اس پر غیراختیاری خوشی بھی طبعی امر ہے، اس لئے اس طبعی خوشی کو ریاکاری میں شمار نہیں کیا جائے گا، اور دُہرا اجر اس کو اس لئے ملے گا کہ اس نے جب یہ عمل کیا تھا تو محض رضائے الٰہی کے لئے پوشیدہ طور پر کیا تھا، اور یہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے سوا اس کے عمل پر کوئی دُوسرا شخص مطلع ہو، اس لئے وہ پوشیدہ عمل کے اجر کا مستحق ہوا۔ پھر جب اس کا عمل غیراختیاری طور پر ظاہر ہوگیا تو وہ پوشیدہ عمل نہ رہا، بلکہ علانیہ بن گیا، اور علانیہ عمل میں بھی جبکہ محض رضائے الٰہی مقصود ہو تو وہ دُہرے ثواب کا مستحق ہوتا ہے، جیسے فرض نماز اور دیگر فرائض علانیہ ہی ادا کئے جاتے ہیں، اور اس علانیہ عمل سے شاید دُوسروں کو بھی اعمالِ صالحہ کی ترغیب ہو، اس لئے اس کے موجبِ اجر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی نے محض لوجہ اللہ کوئی نیک عمل کیا ہو اور حتی الوسع اس کے اخفا کی بھی کوشش کی ہو، اس کے باوجود اگر وہ ظاہر ہوجائے یا لوگ اس عمل پر اس کی تحسین و تعریف کریں تو اس سے عمل کا اجر باطل نہیں ہوتا، تاوقتیکہ عمل کی نیت میں بگاڑ نہ آئے۔

البتہ اگر عمل کرتے وقت یہ خواہش ہو کہ لوگوں کو اس کا علم ہوجائے تاکہ وہ میری تعریف کریں، یا خودنمائی کے ارادے سے خود اس عمل کا اظہار کرے تو یہ ریاکاری ہے۔

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

باغیانِ اسلام کی شرانگیزی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

کل شام کو ختم نبوت کے ہمارے کارکن اور بہت ہی مخلص دوست جناب ندیم نواب صاحب ایک مسودہ لائے اور پڑھ کر سنانے لگے، پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے کہ یہ ایک این جی او "یونائیٹڈ کرسچن آرگنائزیشن" کی ویب سائٹ سے حاصل کردہ مواد کا اردو ترجمہ ہے، جس کا بانی اور صدر قیصر ایوب ہے، اور اس کا لوگو صلیب ہے، اس پر یو۔سی۔او طبع شدہ ہے، اس کے دفتر کا پتہ ہے: 97/ ایف راجہ سینٹر، مین مارکیٹ گلبرگ لاہور، اس کا فون نمبر: 042-5091181 موبائل نمبر: 0322-9811775 اور اس کا ای میل پتہ ہے: contact@ucopak.org, qaiser@ucopak.org

اس ویب سائٹ کے اغراض و مقاصد میں سے یہ ہے کہ اگر کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ ہم سے رجوع کرے، خصوصاً جو لوگ پسے ہوئے ہوں ان کی اور تباہ حال عیسائیوں کی ہم مدد کرتے ہیں، نیز اس این جی او اور آرگنائزیشن کے مشن اور مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ مملکت خداداد پاکستان میں عیسائیوں کے لئے الگ صوبہ کا قیام عمل میں لایا جائے۔

چنانچہ یہ بات چیت ابھی چل رہی تھی کہ دفتر کے رفیق کار جناب سید انوار الحسن صاحب نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے ذمہ دار جناب مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب نے اس بدبودار ویب سائٹ اور آرگنائزیشن کی نشاندہی کی ہے اور درخواست کی ہے کہ اس کا جائزہ لیا جائے کہ اس ویب سائٹ اور آرگنائزیشن کے ذمہ داروں کے خلاف توہین رسالت کا کیس کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟؟؟

اسی طرح ہماری جماعت کے سابق قانونی مشیر جناب حشمت حبیب ایڈووکیٹ کا بھی فون آیا ہے کہ اس غلیظ، بدبودار اور گستاخانہ آرگنائزیشن اور اس کے مندرجات کے خلاف چارہ جوئی کی کوئی شکل اختیار کرنی ہو تو میری خدمات حاضر ہیں۔

جناب حشمت حبیب صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ اکابرین جماعت اور ارباب علم و فتویٰ سے اس سلسلہ میں رجوع کرکے رائے لی جائے کہ اس گستاخی کے خلاف عدالتی کارروائی کا قدم اٹھایا جائے؟ یا نہ؟ بہرحال اس تفصیل کے بعد راقم الحروف نے موجود تمام حضرات سے درخواست کی کہ آپ کسی کی جانب سے بھیجے گئے مواد پر اعتماد کرنے کی بجائے اپنے کمپیوٹر اور اپنی ویب سائٹ پر اس ویب سائٹ کو بچشم خود ملاحظہ کریں اور مجھے اس کی تفصیلات بتلائیں، چنانچہ ان حضرات نے براہ راست اس ویب سائٹ کو کھول کر دیکھا، اس کا پتہ، بانی کا نام اور مقاصد بھی پڑھے جب مکمل تسلی کرلی تو اس کے بعد راقم نے اس غلیظ و بدبودار مواد کا مطالعہ شروع کیا، بلامبالغہ دوران مطالعہ خون کھولنے لگا اور اپنے آپ سے نفرت ہونے لگی کہ اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی مملکت پاکستان اور پنجاب کے صوبائی دارالحکومت میں اور جناب نواز شریف اور شہباز شریف کی ناک کے نیچے یہ سب کچھ کھلے عام ہورہا ہے اور مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کیا جارہا ہے، ملک کو توڑنے اور اس میں عیسائی صوبہ قائم کرنے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں، مگر افسوس! کہ ہمارے بڑوں میں سے کسی کو کانوں کان خبر نہیں اور جن کو خبر ہے، ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگ رہی، بلامبالغہ اس تحریر کا اردو ترجمہ پڑھتے ہوئے کوئی سچا مسلمان اور باغیرت انسان اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں رکھ سکتا، اس لئے کہ اس میں نعوذ باللہ اسلام، قرآن، حدیث اور خود صاحب قرآن نبی

امی فداہ ابی وامی وروحی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی غلیظ اور گندی زبان استعمال کی گئی ہے اور ایسی ایسی گندی گالیاں دی گئی ہیں کہ الامان والحفیظ!!!

یہ غلاظت زدہ تحریر اس قابل نہیں کہ اس کو ہفت روزہ ختم نبوت کے صفحات میں جگہ دی جائے، تاہم ایسے مسلمان حضرات، جو انگریزی نہیں جانتے یا وہ جو دین ومذہب کے مقابلہ میں لبرل ازم کو ترجیح دیتے ہیں یا مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ عیسائیوں کو شریف شہری باور کرتے ہیں، ان کی اطلاع اور ان کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرنے کے لئے اس ترجمہ کو پیش کیا جارہا ہے۔

ہم اس کا فیصلہ ان باغیرت مسلمانوں کے ضمیر پر چھوڑتے ہیں کہ ایسے موذی اور گستاخ کس سلوک کے مستحق ہیں؟ نیز یہ کہ اگر پاکستان میں بانی پاکستان کی توہین وتنقیص قابل سزا جرم ہے، تو باعث تخلیق کائنات کی شان میں ناروا گستاخی کیونکر باعث سزا نہیں ہے؟

اگر ملکی مفادات کے خلاف باتیں کرنے والے یا ملکی قانون ودستور سے بغاوت کرنے والے قابل گردن زدنی ہیں، تو ایسے لوگ جنہوں نے ملک کو توڑنے اور اس میں ایک عیسائی صوبے یا ریاست قائم کرنے کو اپنا مقصد اور مشن بنا رکھا ہے اور وہ کھل کر اس کا اظہار واعلان بھی کررہے ہیں، وہ کیونکر قابل گرفت نہیں ہیں؟

کیا یہ مسلمانوں کو تشدد پر ابھارنے اور ان کے جذبات کو مشتعل کرنے کی سازش نہیں؟ کیا ایسے موذیوں کے لئے کوئی قانون نہیں؟ کیا آج تک کسی عیسائی ملک میں کسی مسلم جماعت نے بھی ایسا کوئی اقدام کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو کیا اس کو برداشت کیا گیا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو یہ موذی کیونکر قابل برداشت ہیں؟

اس موذی تحریر اور غلیظ وبدبودار مضمون میں نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسلام کو ''جھوٹا'' گستاخانہ، فرضی باتوں اور جھوٹ کے مجموعہ کا مذہب کہا گیا ہے، اسلام کو دنیا کا سب سے برا مذہب اور دہشت گردی کا رسالہ کہا گیا ہے، اسی طرح اسلام کی تعلیمات کو بری تعلیمات کہا گیا ہے؟

اسی طرح آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ! ڈینگیں مارنے والا، جھوٹ بولنے والا شیطان، چالاک، اندر سے شیطانی شخص، جھوٹا، تشدد پسند، جنسی خواہشات کا دلدادہ، چھوٹی بچیوں سے جنسی خواہش پوری کرنے والا، اگر پہلے تحفظات کا قانون ہوتا تو اس وقت محمد جیل میں ہوتا اور محمد آخری نبی نہیں وغیرہ گستاخانہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

ایسے ہی نعوذ باللہ قرآن کریم کو محمد کے اپنے دماغ کی تخلیق، کہانیوں کا مجموعہ، بزدل وانشگ انسانی سوچ، سائنسی بیانات کے علاوہ قرآن متبرک کتاب نہیں ہے، اس میں نقص ہے، اس میں تردیدی بیانات ہیں، غلط سبق آموز کہانیاں، غلط سائنسی باتیں اور اس کو کئی بار غلط ثابت کیا جاچکا ہے، قرآن میں ماضی کے قصے ہیں 1400 سال کے پرانے سائنسی اصول ہیں جو غلط ہوچکے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ پر بھی ان ملعونوں نے ناروا حملے کئے ہیں، لہٰذا اس بات کی ضرورت ہے کہ اس ملعون فکر وسوچ اور اس کے بانیان کو لگام دی جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے اور ان کے خلاف عدالتی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

اسی ضرورت کے تحت دل پر پتھر رکھ کر اس غلیظ تحریر کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کی جارہی ہے لیجئے! اس غلاظت انگیز عبارت کو پڑھئے اور ان ملعونوں کے بارہ میں خود فیصلہ کیجئے:

''اسلام کا اصلی چہرہ (The True Face of Islam)

مسلمانوں اور غیر مسلمین کے لئے حقائق (Facts & Figures for Muslims & Non Muslims)

آج کی انسانیت کو ایک بہت بڑا خطرہ لاحق ہے، اسلامی بنیاد پرستی اپنے عروج پر ہے اور کروڑوں مسلمانوں کے ذہنوں میں نفرتیں

بڑھتی جارہی ہیں۔ان (مسلمانوں) کی نفرتوں کو روکنا پڑے گا، ورنہ نتائج بہت تباہ کن/خطرناک ہوں گے۔ ہمارا یقین ہے کہ تعلیم (آگاہی دینا) اس کا واحد حل ہے، مسلم علماء کو (اب) یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام جھوٹا مذہب ہے (یعنی اسلام کے تمام عقائد جھوٹے ہیں) اور ان کو چاہئے کہ وہ تمام مسلم امت کو بھی یہ بتادیں کہ سچ کیا ہے؟ اسلام وہ مذہب ہے جو کہ گستاخانہ اور فرضی باتوں پر پھلتا پھولتا ہے، اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ مدلل، سائنسی اور بہترین مذہب سمجھتا ہے، جب اسلام کے بارے میں سچائی عام ہوجائے گی تو یہ کمزور پڑ جائے گا تو اسلامی تعصب اپنی گرفت کھو بیٹھے گا، کروڑوں ڈالر خرچ کئے جارہے ہیں، اسلامی دہشت گردی سے لڑنے کے لئے مگر پھر بھی اس دہشت گردی کے پیچھے موجود نظریئے کو روکنے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی جارہی، یہ ہمارا یقین ہے کہ اسلامی دہشت گردی تب تک دور نہیں کی جاسکتی جب تک کہ اس کی پشت پر موجود نظریئے کو منظر عام پر نہیں لایا جاتا اور اسے جڑ سے ختم نہیں کردیا جاتا اور یہی (کرنے کا) ہمارا ارادہ ہے۔

اسلام:

محمد (جو کہ بانی ہیں اسلام کے) انہوں نے دیکھا کہ پچھلے پیغمبروں کی طرح وہ بھی ایک مذہب ایجاد کرسکتے ہیں اور اس بات کا اعلان کرسکتے ہیں کہ جو وہ کہتے ہیں سب خدا کی طرف سے ہے، یہ کرنے سے ان کو غلبہ حاصل ہوجائے گا اپنے جاہل اور گونگے سننے والوں پر (سامعین پر) اسلام کو تخلیق کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ (محمد) لوگوں کو اپنے قابو میں لینا چاہتے تھے اور ان کے اوپر حکومت کرنا چاہتے تھے۔ مختصر طور پر اسلام کو یوں سمجھایا جاسکتا ہے کہ یہ ایک مجموعہ ہے سلیقے سے بولے گئے جھوٹوں کا جو کہ بنائے گئے تھے دنیا میں رہنے والے سب سے زیادہ حاسد اور بدخواہ شخص کے ہاتھوں، چالاک اسلامی نظام کئی چیزوں کو استعمال کرکے سچ کو اس طرح بتاتا ہے:

1:......اسلام فائدہ اٹھاتا ہے پچھلے جھوٹوں کا جو کہ اپنے آپ کو خدا کا رسول ظاہر کرتے رہے ہیں۔ ہر نیا جھوٹا (رسول) کوشش کرتا تھا کہ بہتر طریقے سے لوگوں کو دھوکا دے، ان میں سے اولین لوگوں میں ایک غار کا رہنے والا تھا جو کہ ڈینگیں مارتا تھا کہ وہ بارش کے خدا سے بات کرسکتا ہے، اگر سب اس کی بات مانیں تو وہ اس بات کی یقین دہانی کرائے گا کہ ان کی فصلوں پر بارش ہو، جھوٹے محمد اس غار میں رہنے والے کی ایک ترقی یافتہ قسم تھے، جیسا کہ M.S.Dos کے مقابلے میں WindowsXP۔

2:......اسلام انسانیت کو استعمال کرتا ہے، صدیوں پرانا آگ کا خوف، ناپاک قرآن بار بار جہنم کی آگ سے ڈراتا ہے، جو نہ مانے اللہ کی بات کو، جھوٹا خدا مرنے کے بعد ایک دائمی زندگی کی خواہش (زندہ رہنے کی فطرت)۔

☆......ایک ایسے خدا پر یقین کی خواہش جو کہ ان (انسانیت) کی تمام مشکلات کو سنے اور فراہم کرے ان کو انصاف اگر ان کے ساتھ کوئی ناانصافی کی گئی ہو، خدا پر یقین تسلی دیتا ہے، انسانیت کو کہ کوئی موجود ہے جو کہ طاقتور ہے، ذمہ دار اور اچھا ہے جو ان کی حفاظت کرے گا اس زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی۔

☆......آدمی کا تقریباً نہ ختم ہونے والا جذبہ، جنسی خواہش کے لئے، وعدہ کرکے یقین رکھنے والے مردوں سے کہ انہیں نوازا جائے گا خوبصورت عورتوں سے جنت میں۔

3:......یہ کم تر غیرت با آسانی پیدا کی جاسکتی چھوٹی عمر میں برا برتاؤ کرنے سے اور یہ تقریباً ہمیشہ اگلی نسل میں منتقل ہوجاتی ہے۔ اسلام ایک ایسا نظام ہے جو کہ انسان کو اور ذلیل کرتا ہے اور اسے بے غیرتی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

الف...... یہ بتائیے کہ یقین کرنے والوں کا کوئی حق نہیں کہ اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزاریں اور یہ کہ وہ اللہ کے غلام ہیں جس کی ان کو پیروی کرنی ہے تاکہ دوزخ کی آگ سے بچ سکیں۔

ب:...... عورتوں کو کم تر قرار دے کر (مردوں کو مشورہ دینا کہ اپنی بیویوں کو ماریں (قرآن، 4: 34) ان کی حق تلفی کرنا (قرآن، 4: 11) اور انہیں نقاب میں چھپانا گویا کہ وہ صرف جنسی مقاصد کے لئے ہوں) عورتیں جو کہ عزت نفس سے محروم ہوں گی، ایسے بچے پالیں گی جن میں عزت نفس کی کمی ہو، ایک بار جب یہ عزت نفس کی کمی ایک خاندان میں داخل ہو جائے، اسے دوبارہ تعمیر کرنا مشکل ہے، کیونکہ قدرت کا حق ہے کہ توڑنا آسان ہے جبکہ تعمیر مشکل اور دقت کی حامل۔

اسلام ایک وبا:

اسلام ان بدترین وباؤں میں سے ہے، جس نے انسانیت کو لپیٹ میں لیا، Bubonic وبا نے 25million لوگوں کو مارا، یورپ میں اسلام اس سے بھی زیادہ خطرناک بیماری ہے، جس نے ذہنی طور پر 1billion لوگوں کو اثر انداز کیا اور دنیا کی باقی 5million آبادی کو بھی متاثر کر رہی ہے، یہ مذہب بہت ہی خطرناک اور تباہ کن ہے اور دنیا کے امن کے لئے خطرہ۔

محمد:

محمد ایک عرب تھا، جس کو گزرے ہوئے 1400 سال ہو چکے ہیں، لوگوں کے اوپر حکومت کرنا اور اپنی (ضرورت سے زائد) جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے وہ لوگوں سے جھوٹ بولا کرتا تھا کہ خدا اس پر وحی بھیجتا ہے۔ اس وقت کے جاہل لوگوں کے مقابلے میں جو کہ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے محمد ایک بہت چالاک، عقلمند اور اندر سے شیطانی شخص تھا، اگر اسلام کی ٹھیک طور پر جانچ پڑتال کی جائے، بندہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ محمد خود شیطان ہے اور اس کی بہت سی تمام باتوں سے یہی پتا چلتا ہے۔ مسلمانوں کے نقطہ نظر سے محمد ایک رحم دل اور سچے انسان تھے اور سچے آخری نبی تھے خدا کے۔ آپ ذرا خود قرآن وحدیث کا مطالعہ کر کے دیکھیں اور خود فیصلہ کریں۔ محمد ایک شیطانی جھوٹا اور تشدد پسند شخص تھا، جس کی جنسی خواہشات ضرورت سے بہت زیادہ تھیں، محمد وہ شخص تھا جو بچوں سے اپنی جنسی خواہش پوری کرتا تھا، کیونکہ جب وہ 54 سال کا تھا تو اس نے 9 سال کی ایک چھوٹی بچی سے شادی کر لی تھی جبکہ ان کی عمر اس بچی کے دادا کی تھی۔ اگر محمد واقعی نبی ہوتا تو وہ لوگوں کے لئے بہتر مثالیں قائم کرتا۔ اگر اللہ سچا رب ہوتا تو اس کو پتا ہوتا کہ مستقبل میں محمد کے اوپر (بچوں سے جنسی خواہشات) پوری کرنے کا ٹھپا لگایا جائے گا، یہ کس طرح ممکن ہے کہ اللہ اپنے آخری نبی کو (بچوں کے ساتھ زیادتی کرنے والا) کہلوانا پسند کرے؟ کیا یہ ضروری تھا محمد کے لئے کہ وہ ایک 9 سال کی بچی سے شادی کرے اور مستقبل میں اپنے آپ کو بچوں سے زیادتی کرنے والا کہلوائے؟ اسی طرح کے کردار کی خرابیاں اور بہت سی مختلف چیزیں، جیسا کہ قرآن میں معجزوں کا نہ ہونا ثابت کر دیتا ہے کہ محمد آخری نبی نہیں ہیں۔

قرآن:

مسلمانوں کیلئے قرآن ایک پاک اور مقدس کتاب ہے جو کہ محمد پر اتاری گئی جبرائیل کے ذریعے، مسلمانوں کے لئے یہ بالکل سچی کتاب ہے اور آخری پیغام ہے تمام تر انسانیت کے لئے تمام جہانوں کے خالق کی طرف سے۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن کو محمد نے اپنے

(باقی صفحہ 26 پر)

مستقبل صرف اسلام کا ہے!

مولانا عبداللہ خالد قاسمی خیرآبادی

اسلام مادی و معنوی ترقی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے، تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمانوں کی قوت، ترقی اور کامرانی کا راز ان کی دین پسندی اور اعلیٰ اخلاق و کردار میں پوشیدہ ہے، وہ جس قدر اپنے دین کے پابند اور اس کے اصولوں کے علمبردار ہوں گے، ترقی و کامرانی کے زینے طے کرتے رہیں گے، اسی طرح اس کے برعکس صورت حال بھی ہوگی یعنی جس قدر دین سے ان کا تعلق کمزور ہوگا، اس کے اصولوں سے دور ہوں گے اسی قدر پسماندہ ہوں گے اور مختلف حوادثات کا شکار رہیں گے، وہ تنگی اور بدحالی میں مبتلا ہوں گے اور محکومیت و مغلوبیت ان کا مقدر ہوگا، دوسرے مذاہب کا معاملہ اسلام کے برعکس ہے دوسرے مذاہب کے علمبردار جس قدر اپنے دین سے دور ہوں گے اور دین سے تعلق اور اس کی شدت جس قدر کمزور ہوگی وہ تہذیبی ترقی و کامرانی کے مراحل اتنی ہی آسانی سے طے کرلیں گے اور جس قدر مذہب کے معاملے میں وہ متعصب اور شدت پسند ہوں گے انحطاط اور زوال میں وہ اسی قدر پھنستے جائیں گے۔

اگر ہم اسلام کو نافذ کریں اور اپنے کردار اور افعال میں اس کے اخلاقی کمالات اور ایمانی حقائق کا مظاہرہ کریں تو دوسرے مذاہب کے پیروکار اسلام کے دامن میں گروہ در گروہ داخل ہوں گے، اس لئے کہ نوع انسانی نے جہالت کی بدترین تکلیفیں جھیلی ہیں اور جدید علوم و فنون کے نتائج کی روشنی میں اس نے اپنی آنکھیں کھولی ہیں اور اس نے انسان کی حقیقت و بت کا پتہ چلالیا ہے، اس کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ بغیر کسی مذہب کے یونہی زندگی گزارے، بلکہ جو لوگ بڑے ملحد اور دشمن دین بنتے ہیں وہ بھی آخر میں خواہی نخواہی مذہب کا سہارا لیتے ہیں، کیونکہ انسان مختلف قسم کے مصائب و آفات کا شکار ہے، بیرونی اور اندرونی حالات میں ہر طرف سے دشمنوں کی یلغار کا اسے سامنا ہے جب کہ وہ عاجز و درماندہ ہے، وسائل سے محروم ہے اور اس کی ضروریات لامحدود ہیں لیکن وہ محتاج اور ضرورت مند ہے، اس کے لئے کوئی ملجا و ماویٰ اس کے سوا نہیں ہے کہ وہ اس دنیا کے خالق کی معرفت حاصل کرے، اس پر ایمان لے آئے اور آخرت کی تصدیق کرے، اس سے اس کی لامحدود آرزوئیں اور لاانتہائی خواہشات پوری ہوتی ہیں اور جہالت کی بے ہودگی سے بیمار انسانیت کے لئے کوئی راہ نجات اس کے سوا نہیں ہے کہ وہ خالق حقیقی کا اعتراف و اقرار کرے۔

آج انسانیت الحاد و بغاوت کی طغیانیوں کا سامنا کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچ چکی ہے کہ مذہب کی ضرورت قطعی اور حتمی ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن بار بار عقل و تدبر سے کام لینے، بحث و تحقیق کی فضا قائم کرنے اور تفکر کو مشعل راہ بنانے پر زور دیتا ہے تاکہ انسان حقیقت تک رسائی حاصل کرسکے۔

جرمنی کے کثیر الاشاعت ایک اخبار نے لکھا ہے کہ جون ۲۰۰۴ء سے جون ۲۰۰۵ء تک چار ہزار جرمن مرد و عورت اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور یہ تعداد ۲۰۰۳ء میں مسلمان ہونے والوں کی بنسبت چار گنا زیادہ ہے، اخبار نے برلن کی ایک جامع مسجد کے امام محمد حرسک کا انٹرویو نقل کیا ہے، جس میں وہ کہتے ہیں کہ جرمن عورتیں پہلے اسلام کی طرف متوجہ ہوتی ہیں پھر وہ کسی مسلمان سے اپنا نکاح کرلیتی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ عقیدہ تثلیث کی غیر معقولیت یا عیسائی قوم کی جنسی زیادتیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے بہت سے جرمن لوگوں کا اعتماد نصرانیت سے اٹھ چکا ہے۔

اٹلی میں مسلمانوں کی تعداد گیارہ لاکھ بتائی جاتی ہے اور یہ شمار اس ۵۰ ہزار کے علاوہ ہے جو گزشتہ سالوں میں مسلمان ہوئے ہیں، جب کہ اسکولوں میں پڑھنے والے مسلم بچوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب جا پہنچی ہے۔

جرمنی کے مشہور صحافی اور مصنف ''ہنری ایم برودر'' کا مسلمان ہونا یورپ بالخصوص جرمنی کے لئے کسی بڑے سانحہ سے کم نہیں، کیونکہ یہ شخص اسلام اور مسلمانوں پر جارحانہ وار اور اعتراض کرنے میں مشہور تھا، اس نے ۲۰۰۶ء میں ان الفاظ سے اپنے اسلام کا اعلان کیا کہ ''میں مسلمان ہوگیا'' وہ کہتے ہیں کہ میں نے کوئی مذہب ترک نہیں کیا بلکہ میری ۶۱ سالہ زندگی کا یہ سنہرا موقع ہے کہ اب میں اس دین فطرت کی طرف لوٹا ہوں، جس پر ہر انسان کو پیدا کیا جاتا ہے۔

ان حقائق سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہر قوم و ملت اور سبھی رنگ و نسل کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے، اٹلی کے فٹبال چیمپئن KAKA نے اسلام کا بغور مطالعہ کرلینے کے بعد اپنے مسلمان

ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اسلام سلامتی اور محبت کا مذہب ہے۔اس لئے بہتر یہی ہے کہ انسان مسلمان رہے چونکہ مذہب کا مسئلہ انسانی آزادی کے دائرے میں آتا ہے۔اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ میری طرف سے لوگوں کی نگاہیں نہ پھریں گی بلکہ پہلے کی طرح تمام لوگ مجھے قدر کی نظر سے دیکھیں گے۔

الغرض مغربی دنیا میں اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلتا جا رہا ہے لیکن یاد رہے کہ مغربی قوم جو برابر حقوق انسانی کے راگ الاپتی رہتی ہے جب اسلام کی بات آتی ہے تو ان کی زبان گنگ ہو جاتی ہے اور دل و دماغ کی حرکت رک جاتی ہے اور اس کی طرف سے مسلمانوں کی جاسوسی اور ان پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے، جس کا سلسلہ روز بروز شدید تر ہو گیا ہے۔ ذرائع ابلاغ مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے میں مصروف ہیں، اس لئے ان کے ملکی قوانین میں آئے دن سختیاں پیدا ہوتی جارہی ہیں حتی کہ بموں کا پھوڑنا آگ لگانا، مساجد اور مقابر کی بے حرمتی کرنا ان کے یہاں برابر کا معمول ہے، اسی طرح پردے کے ساتھ اسکولوں اور کارخانوں میں جانے والی عورتوں کو بے عزتی کے ساتھ باہر کر دیا جاتا ہے، لیکن ہمیں یقین ہے کہ دشمنان اسلام کی ان دورخی پالیسیوں کے باوجود اسلام کی سربلندی اور اہل اسلام کی سرخ روئی میں کوئی رکاوٹ نہ آ سکے گی۔

ان حقائق کے تناظر میں مسلمانوں کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، پوری دنیا میں مسلمانوں کو بدنام کرنے اور رسوا کرنے کی امریکی سازش کا یہ جال انشاء اللہ بہت جلد ٹوٹنے والا ہے، کیونکہ تخریب کاری اور دہشت گردی کی اکثر وارداتوں کے ساتھ مسلمانوں کو جوڑ کر جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے حقیقت اس کے برعکس ہے۔ آج مسلمان اپنے ایمان و عمل میں کمزور تو ضرور ہیں، پھر بھی یہود و نصاریٰ اور ہنود و مجوس سے بہرحال اچھے ہیں، کیونکہ مسلمان ایک ایسے مذہب کے متبع اور ماننے والے ہیں جو ایک آفاقی مذہب ہے، انسانیت کے تمام غم اور دکھ کا مداوا اس میں موجود ہے جس کی واضح دلیل پوری دنیا میں اسلام کی طرف اغیار کا بڑھتا ہوا رجحان ہے۔

ایسے حالات میں مسلمانان عالم کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے، جس مذہب کی تعلیمات اپنی ہمہ گیریت کی وجہ سے غیروں کو متاثر کر رہی ہے، اس مذہب کی تعلیمات کا خود کتنا پاس و لحاظ ہے، تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود ہم جیسے ٹوٹے پھوٹے مسلمانوں کے اعمال جب آج بھی دلوں کو مسخر کر رہے ہیں تو اگر اسلامی احکامات اور ہدایات پر پختگی پیدا ہو جائے تو یقیناً امن و امان کی باد بہاری پھر سے گلشن انسانیت کو باغ و بہار بنا دے گی۔ انشاء اللہ!

لیاقت باغ راولپنڈی کی ختم نبوت کانفرنس پر پابندی

رپورٹ: مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

گزشتہ سال ۲۰۰۸ء کے اواخر میں قادیانی جماعت کے چیف گرو مرزا مسرور احمد نے اپنی جماعت کے مبلغین کو ہدایت کی کہ پورے ملک میں پھیل جائیں اور قادیانیت کی تبلیغ میں بھرپور کوششیں کریں۔

۲: بعض سیکولر سیاستدانوں کی طرف سے مسلسل مطالبات اخبارات میں چھپے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین اصل حالت میں بحال کیا جائے (یعنی ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، نیز امتناع قادیانیت ایکٹ جس کو آٹھویں ترمیم میں تحفظ حاصل ہے کے خاتمہ کے ساتھ)۔

۳: قادیانی جماعت کا ایک وفد الطاف حسین سربراہ ایم کیو ایم کو ملا اور ان سے اپنی نام نہاد مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹا اور مطالبہ کیا کہ وہ زرداری سے مل کر ان کے خلاف ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور امتناع قادیانیت ایکٹ ختم کرائیں۔ الطاف حسین نے کردار ادا کرنے کا وعدہ کیا۔

ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فیصلہ کیا کہ بہت سے مقامات پر ضلعی سطح پر کانفرنسیں کی جائیں۔ چنانچہ ۳۵ اضلاع میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی گئیں اور بے شمار تحصیلوں اور قصبات میں اجتماعات منعقد کئے گئے۔ نیز مجلس نے چند شہروں کا انتخاب کیا کہ ان میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد کئے جائیں جن میں تجدید عہد کا اعلان کیا جائے کہ: امت مسلمہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

چنانچہ ۵/اپریل کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد، ۱۱/اپریل کو تاریخی بادشاہی مسجد عالمگیر لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کرکے ثابت کیا کہ ختم نبوت کا مسئلہ سدا بہار ہے، جس کے خلاف کسی قسم کی سازش برداشت نہیں کی جائے گی۔ نیز لاہور کی کانفرنس میں اعلان کیا گیا کہ ۳۰/مئی کو لیاقت باغ راولپنڈی میں عظیم کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ چنانچہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی، مولانا قاری عبدالمالک نقشبندی، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی چشتی، مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا اشرف علی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا عبدالغفار توحیدی، مولانا عبدالمجید ہزاروی اور مولانا محمد رمضان علوی پر مشتمل رابطہ کمیٹی قائم کی گئی۔

نیز قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں دعوت نامے شائع کئے گئے، جن میں تاکید مزید مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا قاری سعید الرحمٰن، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا قاضی عبدالرشید کی طرف سے کی گئی۔

رابطہ کمیٹی کے ممبران نے انتہائی مصروفیات (تعلیمی سال کے اختتام) کے باوجود راولپنڈی ڈویژن کے اضلاع ہری پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ، بٹگرام، نوشہرہ، پشاور وغیرہ کی تمام تحصیلوں کے دورے کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد زاہد وسیم، راقم الحروف، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد طیب، مولانا مفتی خالد میر نے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کی قیادت میں انتظامی معاملات کے علاوہ درجنوں مساجد میں دروس و بیانات اور خطبات جمعہ کے ذریعہ لوگوں سے کانفرنس میں شرکت کے لئے وعدے لئے۔

مخدوم زادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ معاون امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی کے لئے ۲۸/مئی کو راولپنڈی میں تشریف لے آئے۔ ہزاروں کی تعداد میں بینرز، پینا فلیکس، اشتہارات، اسٹیکرز شائع کراکے لگوائے گئے۔ کئی ایک اداروں نے ہزاروں کی تعداد میں شائع کرائے۔

راولپنڈی کے ایک ہوٹل میں ۲/جون کو تاجر نمائندگان و لیڈران کا تاجر کنونشن منعقد ہوا، جس میں مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا اور تاجروں سے کانفرنس کی تشہیر اور شرکت کی درخواست کی، جس پر تاجر حضرات نے بھرپور لبیک کہا اور اپنی کمپنیوں اور فرموں کی طرف سے بینرز چھپوا اور لکھوا کر لگوائے راولپنڈی و اسلام آباد کے بجلی کے پولوں پر ہر طرف ختم نبوت کے اشتہارات اور بینرز لہرانے لگے۔

ڈی سی او، ڈی پی او اور ڈسٹرکٹ ناظم کو تحریری درخواست کی گئی کہ ۳۰/مئی کو کانفرنس کی لیاقت باغ میں اجازت مرحمت فرمائیں۔ کئی نشستوں کے بعد انتظامیہ نے کانفرنس کی رابطہ کمیٹی کو اطلاع دی کہ اجازت دی جاتی ہے اور آپ اپنے انتظامات جاری رکھیں۔ چنانچہ انتظامات بھرپور انداز میں جاری تھے، بلکہ آخری مراحل میں پہنچ چکے تھے۔ لائٹ اور قناتیں لگانے والی پارٹیاں سامان لے کر لیاقت باغ پہنچنا شروع ہوگئی تھیں کہ ڈی سی او، ڈی پی او نے رابطہ کمیٹی کو ملاقات کے لئے بلایا، چنانچہ رابطہ کمیٹی کے معزز ممبران صبح ساڑھے آٹھ بجے ڈی سی او آفس پہنچے، ملاقات پر ڈی سی او نے بتلایا کہ لاہور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں بم دھماکے ہوچکے ہیں۔ آپ کے مدعوئین میں سے کچھ ہٹ لسٹ پر ہیں۔ لیاقت باغ دو سابق وزرائے اعظم جناب لیاقت علی خان اور محترمہ بے نظیر بھٹو کو ہضم کرچکا ہے، اندریں حالات ہم اجازت دینے کے متحمل نہیں، چنانچہ آپ ہاکی گراؤنڈ جو اسی روڈ پر چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور محفوظ ترین مقام ہے، اس میں بہت سی نشستیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ آپ حضرات کے مصارف بھی کم ہوں گے لہٰذا آپ وہاں کرلیں، رابطہ کمیٹی کے اراکین نے جواب میں کہا:

"چونکہ ہم اس سلسلہ میں ہوم ورک مکمل کرچکے ہیں اور پورے ملک کو دعوت بھی دے چکے ہیں، لہٰذا ہم مکان و مقام کی تبدیلی کی پوزیشن میں نہیں جب انتظامیہ کی طرف سے اصرار بڑھا تو رابطہ کمیٹی نے کہا کہ ہمیں علیحدہ میٹنگ کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔"

چنانچہ انتظامیہ نے علیحدہ کمرہ دے دیا اور رابطہ کمیٹی نے علیحدہ سوچ و بچار کے بعد کہا کہ ہم ہاکی گراؤنڈ میں کانفرنس کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ پھر انتظامیہ کے ساتھ اجلاس شروع ہوگیا اور سیکورٹی وغیرہ کے معاملات پر گفتگو شروع ہوگئی، اتنے میں ڈی سی او کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے کوئی فون آگیا اور وہ سننے کے لئے اپنے کمرہ میں علیحدہ چلے گئے، واپس آئے تو ان کے چہرہ کا رنگ اترا ہوا تھا، ابھی بیٹھے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بجی تو سننے کے لئے پھر علیحدہ چلے گئے جو غالباً وزارت داخلہ کی طرف سے تھا تو ڈی سی او نے بتلایا کہ صوبائی اور مرکزی حکومت نے لیاقت باغ اور ہاکی گراؤنڈ میں اجازت دینے سے انکار کردیا ہے، لہٰذا ہم معذرت خواہ ہیں، البتہ آپ کسی مسجد میں کرلیں تو اس پر رابطہ کمیٹی کے امیر نے کہا کہ:

"ہم پورے ملک کو دعوت دے چکے ہیں اور ملک بھر سے قافلے راولپنڈی لیاقت باغ کے لئے روانگی کی تیاری میں مصروف ہیں، ہمارے پاس کوئی ایسی مسجد نہیں جو اتنے بڑے اجتماع کو سنبھال سکے۔"

اتنے میں جمعہ کی اذانیں شروع ہوگئیں تو رابطہ کمیٹی کے ممبران نے کہا کہ نماز جمعہ کا وقت قریب آرہا ہے تو انتظامیہ نے پوچھا کہ آپ لوگ جمعہ کہاں ادا کریں گے؟ تو بتلایا کہ دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار تو انتظامیہ نے کہا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ جمعہ پڑھیں گے اور جمعہ کے بعد کھانا بھی اکٹھے کھائیں گے، تو رابطہ کمیٹی کے ممبران بادیدہ نم واپس آگئے۔ نماز جمعہ اور کھانے کے وقفہ کے بعد رابطہ کمیٹی کے ممبران کی میٹنگ دارالعلوم تعلیم القرآن میں منعقد ہوئی، جس میں مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا عبدالغفار توحیدی، مفتی عبدالرحمن، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا عمر فاروق توحیدی، مولانا اشرف علی، حافظ محمد صدیق، مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی، قاضی ہارون الرشید، مولانا محبوب الرحمن قریشی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، راقم الحروف، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد طیب، مولانا زاہد وسیم، قاری زرین احمد نے شرکت کی۔ اور طویل غور و خوض اور بحث مباحثہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ راولپنڈی میں اتنی بڑی کوئی مسجد نہیں جو لاکھوں کے اجتماع کو سنبھال سکے، لہٰذا رابطہ کمیٹی انتظامیہ کے اجازت نہ دینے پر بادل نخواستہ احتجاجاً کانفرنس کے التوا کا اعلان کرتی ہے اور حالات سازگار ہونے پر آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اگلے دن ۳۰/مئی کو جامعہ محمدیہ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کا اعلان کردیا، چنانچہ سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا ظہور احمد علوی، مفتی عبدالرحمن، راقم الحروف، مولانا محمد طیب، مولانا تنویر احمد علوی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

۳۰/مئی کو لیاقت باغ راولپنڈی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا تھا، جس میں ملک بھر کی دینی، سیاسی اور قومی جماعتوں کے قائدین اور لاکھوں مسلمانوں کی شرکت متوقع تھی۔ اس کانفرنس کے لئے ضلعی انتظامیہ سے باقاعدہ اجازت حاصل کی گئی اور گزشتہ ایک ماہ سے کانفرنس کے سلسلے میں ملک بھر میں بھرپور تیاریاں کی گئیں، اس سلسلہ میں جڑواں شہروں اور گردونواح میں ایک سو سے زائد ختم نبوت کانفرنسیں اور اجتماعات منعقد کئے گئے لیکن عین موقع پر یعنی ۲۹/مئی کو ضلعی انتظامیہ نے لیاقت باغ میں کانفرنس کی اجازت دینے سے انکار کردیا، جس سے ملک بھر سے لاکھوں مسلمانوں میں سخت اشتعال پھیل گیا اور مجبوراً کانفرنس ملتوی کرنی پڑی اندریں حالات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین و علمائے کرام اس حکومتی زیادتی پر سخت غم و

غصہ اور شدید احتجاج کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱:...... پرویز مشرف کے دور حکومت سے اسلامی نظریاتی کونسل کی منظور کردہ سفارشات کے مطابق قانون سازی کرکے ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کی جائے۔

۲:...... امتناع قادیانیت ایکٹ اور گستاخ رسول کی سزا کے قانون پر موثر عمل درآمد کیا جائے۔

۳:...... مختلف ٹیکنیکل طرز اور اسپورٹس طرز کی طرف سے مسلسل اہانت رسول کی کارروائیوں کے خلاف قانون کو حرکت میں لاکر توہین رسالت کا انسداد کیا جائے۔

۴:...... چناب نگر (ربوہ) میں قادیانیوں نے اپنی عدالتیں (دارالقضاء) قائم کر رکھی ہیں جو قوت نافذہ کا کام سرانجام دیتی ہیں، فیصلہ کرنے والوں کو قاضی کہا جاتا ہے باقاعدہ اور منظم عدالتی طریقہ کار ہوتا ہے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کی طرح بینچ تشکیل پاتے ہیں، ان کا اپنا پرسنل لاء ہے جس کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں، آئین پاکستان ایسی عدالتوں کو سوات میں برداشت نہیں کرتا تو ربوہ میں کیوں کر رہا ہے؟ اور یہ نام نہاد عدالتیں پاکستان کی رٹ کو چیلنج کرتی ہیں، اگر سوات، وزیرستان، وانا اور دوسرے علاقوں میں حکومت پاکستان کی رٹ برقرار رکھنے کے لئے بمباری کی جاتی ہے لاکھوں لوگ بے گھر ہوچکے ہیں اور ہزاروں لوگ لقمہ اجل بن چکے ہیں تو چناب نگر (ربوہ) میں قانون کی عمل داری کیوں نہیں ہوتی، ہم اس پریس کانفرنس کے ذریعے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ چناب نگر (ربوہ) حکومتی رٹ اور عمل داری کو برقرار رکھنے کے لئے قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی اور ان کی دارالقضا کے نام سے قائم نام نہاد عدالتیں ختم کی جائیں۔

۵:...... ہمارا حکومت پاکستان سے مطالبہ ہے کہ سانحہ لال مسجد کے کرداروں بالخصوص پرویز مشرف کے خلاف ہزاروں بچیوں کے قتل کا کیس رجسٹرڈ کرکے اسے عدالت کے کٹہرہ میں لایا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔

۶:...... ہمارا مطالبہ ہے کہ سوات، مینگورہ اور دوسرے علاقوں میں بمباری بند کی جائے اور متاثرین کو ان کے گھروں میں نہ صرف جانے کی اجازت دی جائے بلکہ انہیں مکمل مالی امداد دے کر انہیں گھروں میں بسانے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

۷:...... ملک کی ”کی پوسٹوں“ کلیدی عہدوں سے سول اور فوجی قادیانی افسران کو نکال باہر کیا جائے تاکہ ملت اسلامیہ پاکستان ان کے فتنہ سے بچ سکے۔

۸:...... ہم ملک بھر کے ائمہ وخطباء مساجد سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہر ماہ ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر خطاب فرمائیں تاکہ نئی نسل کو قادیانی فتنہ سے روشناس کیا جائے اور اس سے بچنے کی ترغیب دی جائے۔

۹:...... قادیانیوں کا مسلم ٹی وی آئین پاکستان کی کھلی خلاف ورزی ہے، ارباب اقتدار سے پوری قوم توقع رکھتی ہے کہ اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے غیر مسلم گروہ کو روکا جائے، اس کا عنوان قادیانی، مرزائی ٹی وی کا نام دیا جائے اور مسلم ٹی وی نام استعمال کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ ☆☆

مرزائیوں سے میل ملاپ اور تعلق رکھنے والے مسلمان اپنے ایمان کی خیر منائیں

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۸-گ ب اننگڑھ تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب کی مرکزی جامع مسجد غوثیہ میں گزشتہ دنوں ایک محفل کا انعقاد ہوا، جس میں سیاست سے قطع نظر جملہ مکاتب فکر کے علمائے کرام کو دعوت دی گئی، جنہوں نے مرزائیوں سے ملنے جلنے اور تعلقات رکھنے والے مسلمانوں کو غیرت دلائی۔ محفل کا انعقاد مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۸ کے امیر محمد حسین راجپوت جالندھری کی زیر صدارت ہوا، جبکہ سرپرست مجلس حاجی احمد علی (ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس) نے اپنی سرپرستی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ محفل میں مولانا امیر حمزہ آف شاہ کوٹ نے مسلک اہلحدیث کی طرف سے نمائندگی کی اور اپنے جامع بیان میں مسلک سے ہٹ کر جملہ مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ دیوبند مسلک کی طرف سے مولانا حبیب الرحمن آف فیصل آباد نے مدلل بیان فرمایا۔ مفتی صغیر حسین آف ننکانہ صاحب اور عبدالنعیم نے شیخوپورہ سے نمائندگی فرمائی، علمائے کرام نے اپنے خطاب میں قادیانی اور دیگر کافروں میں فرق کی وضاحت فرمائی۔ منڈی خانقاہ ڈوگراں سے بدیع الزمان بھٹی قادری ایڈووکیٹ آف لاہور نے قادیانیوں سے میل ملاپ اور تعلق رکھنے والوں کو متنبہ کیا کہ ایسے مسلمان اپنے ایمان کی خیر منائیں، توبہ و استغفار کریں۔ انہوں نے حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت گولڑوی کی تحفظ ختم نبوت کے لئے عظیم خدمات ہیں۔ انہوں نے مولانا شاہ احمد رضا خانؒ کے قادیانیوں اور ان سے تعلق رکھنے والوں کے خلاف دیئے ہوئے فتویٰ سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر علمائے کرام نے مرتد اور زندیق کی شرعی حیثیت کے بارے میں سامعین کو مطلع کیا۔ یہ مبارک محفل درود وسلام اور دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.EMAKTABA.INFO

خطبہ استقبالیہ

یہ خطبہ ۳۰/مئی ۲۰۰۹ء کو تاریخی ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی میں پڑھا جانا تھا اور نہ پڑھا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم... اما بعد

معزز مہمانان ذی وقار، علماء کرام ومشائخ عظام، مختلف دینی جماعتوں کے سربراہان و نمائندگان، ملک کے دور دراز حصوں سے تشریف لانے والے سامعین ذی قدر و ذی احترام... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سرگودھا، چناب نگر، فیصل آباد اور لاہور کی تاریخ ساز کامیاب ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد راولپنڈی کے تاریخی مقام لیاقت باغ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم سب جمع ہیں، آیئے سب سے پہلے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے تمام حضرات کی شرکت کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے اور ذریعہ نجات وشفاعت بنائے، اللہ کرے کہ لیاقت باغ کی یہ تاریخی ختم نبوت کانفرنس ملک عزیز کی وحدت وسالمیت، اتحاد بین المسلمین اور عقیدۂ ختم نبوت کی فکری اساس کو مضبوط کرنے کا باعث ثابت ہو... آمین۔!

حضرات گرامی قدر... عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس اور وحدت امت مسلمہ کی بنیاد ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، تبلیغ وجہاد جیسے فرض اعمال کے لئے عقیدہ ختم نبوت کو وہی حیثیت حاصل ہے جو روح کو بدن کے لئے، جس طرح بدن روح کے بغیر مردہ ہے، اسی طرح ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کے بغیر تمام اعمال، سعی لاحاصل ہیں۔ اس کے بغیر کسی عمل کی کوئی قدر وقیمت اللہ کے ہاں نہیں ہے، اسی مسلمہ اہمیت کی وجہ سے یہ عظیم ومبارک عقیدہ دین اسلام کی روح کہلاتا ہے۔

حضرات ذی وقار!... ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”النبی اولی بالمومنین من انفسہم“ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین“ ان ہی احکامات کی روشنی میں ہر شخص اپنے آپ کو آسانی کے ساتھ پرکھ

رپورٹ: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

سکتا ہے کہ اس میں کتنا ایمان ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے کتنی محبت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کی فکر اور احساس ہے یا نہیں؟ اگر اس کے دل میں توحید باری تعالیٰ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب، ایمان بالرسل، قیامت، ایمان بالقدر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی عزت وناموس کے تحفظ کا احساس نہیں تو پھر اس شخص کو یقین کر لینا چاہئے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے، اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ۔

حضرات گرامی قدر... دنیا جانتی ہے کہ قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ بقول خود انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے، اس کا خمیر انگریز کی کاسہ لیسی سے اٹھایا گیا ہے، قادیانیت کا وجود اسلام کی نفی ہے، قادیانیت امت مسلمہ کے تشخص کو برباد کرنے کی انگریز کی سازش ہے۔ قادیانیت کا وجود امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی اغیار کی مکروہ چال ہے، قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں، قادیانی سربراہ مرزا محمود آنجہانی نے تقسیم ہندوستان سے قبل کہا تھا کہ ہم کوشش کریں گے کہ ہندوستان کی تقسیم نہ ہو، اگر یہ تقسیم ہوگئی تو عارضی ہوگی، ہم کوشش کریں گے کہ ہندو مسلم قومیں پھر اکٹھی ہو جائیں اور اکھنڈ بھارت بن جائے، قادیانیوں کے نام نہاد نبی کا مدفن بھارت میں ہے، وہ اس کے حصول اور اکھنڈ بھارت کے لئے بے قرار ہیں۔ پاکستان میں انہوں نے اپنے نام نہاد خلیفہ کی لاش کو امانتاً دفن کیا ہوا ہے۔ قادیانیوں نے تقسیم کے وقت مسلم لیگ سے علیحدہ اپنا موقف ریڈکلف کے سامنے پیش کر کے کشمیر کے لئے واحد زمینی راستہ ہندوستان کو مہیا کیا۔ قادیانی پاکستان سے قادیان کی حفاظت کے نام پر درویشان قادیان کے بھیس میں پاکستان سے ویزے لے کر گروہ در گروہ اور جماعت در جماعت قادیان جاتے ہیں اور وہاں بھارت کے تربیتی کیمپوں سے ٹریننگ لیتے ہیں، یہ سب کچھ حکومتی اہل کاروں کے علم میں ہے، اس تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان میں تمام تر تخریبی کارروائیوں کے ڈانڈے قادیانیت سے ملتے ہیں، جس کی واضح مثال رسول پور تارڑ نزد پنڈی بھٹیاں میں قادیانی کے گھر سے اسلحہ اور ہینڈ گرنیڈ برآمد ہوئے اور اس نے اعتراف کیا کہ قادیان کے تربیتی کیمپ میں اس نے دہشت گردی کی تربیت حاصل کی ہے، خود چناب نگر میں قادیانی جماعت نے

دارالقضاء کے نام پر اپنا علیحدہ عدالتی نظام قائم کررکھا ہے، اس کے اپنے علیحدہ اسٹامپ پیپرز ہیں، علیحدہ سمن حاضری و وارنٹ ہیں، علیحدہ جج ہیں، جسمانی اور جرمانہ کی سزائیں دی جاتی ہیں، حکومت پاکستان اگر حکومتی رٹ قائم کرنے کے دعویٰ میں مخلص ہے تو اس کی انکوائری کرائے اور قادیانیوں کی غیر قانونی کارروائیوں پر قدغن لگائے۔ امید ہے کہ نہ صرف حکومت بلکہ چیف جسٹس آف پاکستان بھی ان غیر قانونی کارروائیوں کا نوٹس لیں گے، قادیانیوں کے مسلمانوں سے علیحدہ اپنا نبی، صحابی، خلفاء، ام المومنین، اہل بیت کے شعائر بنا رکھے ہیں۔ خود کو مسلمان کہہ کر وہ آئین پاکستان سے کھلی بغاوت کے مرتکب ہورہے ہیں، ان کی خلاف آئین کارروائیوں کو روکنا اور انہیں آئین پاکستان کا پابند بنانا حکومت کے ذمہ ہے۔

حضرات ذی وقار!... راولپنڈی ہمیشہ تحریکوں کا مرکز رہا ہے، ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۷۷ء اور ۱۹۸۴ء کی تحاریک ہائے ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفی میں راولپنڈی نے کلیدی کردار ادا کیا، امید ہے کہ یہ عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس بھی ختم نبوت کے تحفظ کی پُرامن اور آئینی جدوجہد میں ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

حضرات گرامی!... عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے دو اہم امور اس کانفرنس کے ذریعہ آپ کے سامنے رکھے جارہے ہیں، بلکہ ان اہم امور کو کانفرنس کا اعلامیہ سمجھیں۔

امر اول: اس عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی کا یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کے لئے لازمی قرار دیتا ہے کہ ہر مہینہ میں جمعہ کا ایک خطبہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے مختص کریں تاکہ ملک بھر کے عوام و خواص کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے باخبر کیا جاسکے۔

امر دوم: یہ اجلاس اسلامیان وطن سے عموماً اور شرکائے کانفرنس کے لئے خصوصاً لازم قرار دیتا ہے کہ جس طرح ہر قادیانی اپنے جھوٹے مدعی نبوت کے ملعونہ عقائد کے لئے سرگرم عمل ہے، اس طرح ہمارا بدرجہ اتم یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے سچے نبی کے سچے امتی، سچ کے اظہار اور قادیانیوں کے مکروہ عزائم کی تردید کے لئے میدان عمل میں نئے ولولہ سے اتریں۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ خود بھی قادیانیت سے بچیں اور کم از کم ہر مسلمان ہر روز ایک شخص کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے باخبر کرے اور عہد لے کہ وہ قادیانیوں سے ہر قسم کا اجتناب برتے گا اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو قادیانیت سے بچائے گا، اس عمل کو پُرامن اور تبلیغی انداز میں اتنا عام کردیں کہ چہار سو عقیدہ ختم نبوت کے سدابہار پھولوں کی مہک اور خوشبو پھیل جائے۔

حضرات گرامی!... قادیانی گروہ نے لندن میں ایک لسانی جماعت کے سربراہ سے مل کر آئین میں قادیانیوں سے متعلق ترمیم کو تبدیل کرنے کی سازش کی اور متذکرہ لسانی لیڈر نے قادیانیت کو ایک مذہب قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ یہ اجلاس قادیانیوں پر واضح کرتا ہے کہ رہتی دنیا تک کوئی مائی کا لال اس ترمیم کو ختم نہیں کرسکتا، متذکرہ راہنما سے بھی درخواست ہے کہ امت مسلمہ کے طے شدہ امور کو متنازعہ بنانے کا شغل ترک کردیں۔

حضرات گرامی!... ہمارے ملک میں سوات آپریشن، متاثرین کی زبوں حالی، خودکش دھماکے یہ سب کچھ ملکی وغیر ملکی ایجنسیوں کی پیداوار ہے۔ اب اس ملک میں فرقہ وارانہ لڑائی کے لئے میدان ہموار کیا جارہا ہے، ان حالات میں اسلامیان وطن کا فرض بنتا ہے کہ وہ اتحاد بین المسلمین کے ذریعہ ملک عزیز کی سالمیت کے لئے بھرپور کردار ادا کریں۔ انشاءاللہ اسلام اور پاکستان رہیں گے، اس کے دشمن ناکام و نامراد ہوں گے، دین اور دین والوں کو بدنام کرنے کی کوشش بالآخر ناکام ہوگی، اس کے لئے ضروری ہے کہ اتحاد بین المسلمین کی فضا قائم کی جائے اور فرقہ واریت کو جڑ سے اکھیڑا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق مرحمت فرمائیں۔

حضرات گرامی!... اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام دینی جماعتوں، مدارس، رابطہ کمیٹی، اسلام آباد اور راولپنڈی بلکہ پورے علاقہ کے علماء نے جس اخلاص و محبت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی فرمائی، میں ان سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں، امید ہے کہ آپ کا یہ مخلصانہ تعاون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہمیشہ حاصل رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

تحفظ ناموس رسالت ریلی سے خطاب

بہاولپور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام فرید گیٹ سے پریس کلب تک سکھر کے گستاخ رسول ہندو ڈاکٹر کی گستاخانہ جسارت کے خلاف ریلی منعقد ہوئی، جس کی قیادت علامہ محمد ریاض چغتائی، راؤ جاوید اقبال، مولانا صہیب مصطفی، مولانا محمود، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔ مقررین نے گستاخ رسول ڈاکٹر کی گرفتاری اور قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا، مظاہرے میں سینکڑوں نوجوان چلچلاتی دھوپ کے باوجود بھی شریک ہوئے۔

سعودی حکمرانوں کے نام کھلا خط

دین اسلام حق تعالیٰ شانہ کا آخری اور پسندیدہ، کامل و مکمل دین ہے، یہ دین جس سرزمین سے چہار دانگ عالم میں پھیلا، حق تعالیٰ شانہ نے آپ کو اب اس کی خدمت پر مامور کر رکھا ہے۔ حرمین شریفین کی خدمت آپ حضرات کا طرۂ امتیاز ہے، جس میں آپ کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ بلاشبہ آپ اس پر صد مبارک باد کے مستحق ہیں، آپ سے ایک نہایت اہم مسئلہ کی بناء پر ان سطور کے ذریعہ مخاطب ہوں شاید تحریر کچھ طویل ہو جائے، امید ہے آپ وقت کا دامن وسیع تر کرتے ہوئے، دین اسلام کے مفاد میں میری ان معروضات کو خوب غور و فکر سے مطالعہ فرمائیں گے تاکہ بات کسی فیصلہ کن مرحلہ پر منتج ہو سکے۔

گزارش یہ ہے کہ امت مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ جناب نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کریم کے آخری نبی ہیں، ان کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی اور شخص کو تاج نبوت نہیں پہنایا جائے گا، اس عقیدہ کے اثبات پر قرآن کریم کی سو آیات مبارکہ، دو سو سے زائد احادیث طیبہ شاہد عدل ہیں۔ دلائل و براہین کے لئے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی کتاب ''ختم نبوت کامل'' ملاحظہ کی جا سکتی ہے تاہم بطور نمونہ قرآن کریم کی ایک آیت اور حدیث پیش خدمت ہے:

''ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین۔'' (الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

''انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی'' (ابوداؤد ص:۲۲۸، ترمذی ص:۴۵، ج:۲)

اسی طرح اہلیان اسلام اس بات پر بھی متفق ہیں کہ جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں، اس کے سچے نبی ہیں۔ یہود و نصاریٰ کے ظلم و ستم اور قتل و سولی سے بچانے کے لئے ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا، قیامت سے پہلے نازل ہوں گے، زمین پر ۴۵ سال زندہ رہیں گے، شادی کریں گے، ان کے بچے ہوں گے، مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے، روضہ اطہر میں مزار اقدس کے پاس جو قبر کی جگہ خالی ہے اس میں دفن ہوں گے، یہ تمام تر تفصیلات احادیث کی کتب میں درج ہیں مراجعت کے لئے شیخ الاسلام محدث کبیر، حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کی کتاب ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' جس کی تخریج اسلام کی عظیم شخصیت عرب کے عالم جلیل ابوالفتاح ابوغدہؒ نے کی ہے ملاحظہ کی جا سکتی ہے، بطور نمونہ چند آیات اور حدیث پیش خدمت ہے:

قرآن کریم کی سورۂ نساء آیت: ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹ میں ارشاد ہے۔

''فبما نقضھم میثاقھم و کفرھم بآیات اللّٰہ...... وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللّٰہ...... بل رفعہ اللّٰہ الیہ و کان اللّٰہ عزیزاً حکیما۔''

''عن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسیٰ ابن مریم فی قبر و احد بین ابی بکر و عمر۔''
(مشکوٰۃ المصابیح باب نزول مسیح ص: ۴۷۹، ۴۸۰)

تیسری بنیادی بات امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا مسئلہ ہے جو امت میں چودہ سو سال سے متواتر چلا آرہا ہے؟ اہل حق کی جماعت نے کبھی بھی ان کے ظہور کا انکار نہیں کیا۔ ملاحظہ فرمایئے الخلیفۃ المھدی فی الاحادیث صحیحۃ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی اور نیا نبی نہیں آسکتا، جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں، قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہو چکا ہوگا۔

اب ملاحظہ فرمایئے: دنیا میں ابتداء سے لے کر آج تک کفر و اسلام کی چپقلش رہی ہے۔ ہر دور میں کفر، اسلام کے مقابل رہا ہے، باطل اسلام کی توہین اور طے شدہ مسائل و عقائد کو بگاڑنے کے درپے رہا ہے مگر جہاں کفر اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاتا رہا ہے وہاں اسلام کے متوالے دین الٰہی کی حفاظت میں کمربستہ رہے ہیں اور اسی کی حقانیت کو ہر میدان میں منوایا بلکہ منوانے کا حق ادا کیا ہے۔

انہی خلاف اسلام فتنوں میں سے اسلام کے مدمقابل آج کے قریبی دور کا ایک خطرناک فتنہ، فتنۂ قادیانیت / مرزائیت ہے، جس نے اسلام اور پیغمبر

اسلام کے نام پر اسلام کی حسین ترین عمارت کو زمین بوس کرنے کی تمام تر کوشش کی۔ مگر اللہ رب العزت جزائے خیر عطا فرمائے امت کے جلیل القدر لوگوں کو جنہوں نے پنجاب (ہندوستان) کی سرزمین سے اٹھنے والے اس فتنہ کا ہر سطح پر مقابلہ کرکے اس کو ذلیل ورسوا کیا اور ان کے کفر کو اہلیان اسلام کے سامنے آشکارہ کیا، چنانچہ اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے چند کفریہ عقائد ملاحظہ فرمائیں، اس کے بعد اپنی بات کی طرف آتا ہوں:

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

مرزائی جماعت کا اخبار الفضل اپنی اشاعت (مورخہ ۱۷/ جولائی ۱۹۲۲ء جلد: ۱۰، ص: ۵) پر لکھتا ہے:

''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بڑھ سکتا ہے۔''

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اشاعت دین مکمل نہ کرسکے:

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص: ۱۰۱، روحانی خزائن، ج: ۱۷، ص: ۲۶۳) پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی تکمیل اشاعت نہ ہوسکی میں نے پوری کی ہے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ رسالت:

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص: ۱۱، روحانی خزائن ج: ۱۸، ص: ۲۳۱)

مسلمانوں کی توہین وتذلیل:

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔'' (نجم الہدیٰ ص: ۵۳، روحانی خزائن ج: ۱۴، ص: ۵۳)

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج: ۳، ص: ۲۷۵)

جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اقدس میں گستاخی کا ارتکاب:

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

(دافع البلاء ص: ۱۳، روحانی خزائن، ج: ۱۸، ص: ۲۳۳)

قادیانی کفریہ عقائد جو دل ودماغ کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں کے چند حوالے تحریر کئے ہیں ورنہ قادیانیت کا سارا لٹریچر کفر وضلالت اور خرافات کا مجموعہ ہے، مزید معلومات کے لئے تفصیلی کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے، ان حالات میں آپ کے وطن عزیز جو اسلامی دنیا کے دل وسکون کا محور ومرکز ہے جسے ہر انسان عزت وتوقیر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، یہاں قادیانیوں کا ٹیلی ویژن چینل چلنا اور اس کے ذریعہ اجراء نبوت، وفات مسیح اور اس جیسے سینکڑوں خلاف اسلام مسائل کا آنا نہ صرف ہمارے لئے دکھ کی بات ہے بلکہ ہمارے سادہ مسلمانوں کے ایمان چھن جانے کا بہت قوی اندیشہ ہے۔

ڈش انٹینا اور کیبل کے ذریعہ MTV، MTV1، MTV2، اور پھر MTV3 پر قادیانی اور مرزائی نشریات ہر لحاظ سے خلاف اسلام ہیں، حق تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی سلامتی نصیب فرمائے، اس چینل پر فوری طور پر پابندی عائد کریں اور ہمیشہ کے لئے اس کا سدباب کریں تاکہ کسی دور میں بھی یہ خلاف اسلام چینل کام نہ کرسکے۔ واللّٰہ المستعان وما توفیقی الا باللّٰہ!

اسی طرح قادیانی/ مرزائی جو درحقیقت مرتد اور زندیق ہیں ان کے ساتھ معاشی بائیکاٹ کرنا بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ان کی تمام پروڈکس پر پابندی عائد کی جائے تاکہ اس ایمان کش فتنہ کا سدباب کیا جاسکے، مثلاً: شیزان جوس، جام، جیلی وغیرہ۔

امید ہے آپ نے ان سطور کو ضرور توجہ سے پڑھا ہوگا، ازراہ کرم اس کے فوری سدباب کی تدبیر کریں، رحمت حق آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

والسلام

(مولانا) سعید احمد جلال پوری

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

تیسری قسط

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

نزول جبریل:

انبیاء کرام پر وحی کا نزول بذریعہ جبریل علیہ السلام ہوتا ہے، اور محمد علی لاہوری صاحب نے نزول جبریل کو وحی نبوت کا لازمی خاصہ قرار دیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

۱/۲۶۔ ’’انبیاءؑ پر وحی نبوت جبریل کا لے کر آنا اور غیرنبی یا امتی پر نزول جبریل نہ ہونا امت محمدیہ میں ایک مسلم امر ہے۔‘‘(النبوۃ فی الاسلام ص:۴۹، مطبوعہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ۱۹۷۴ء)

اب ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب اپنے اوپر جبریل علیہ السلام کے نزول کے بھی مدعی ہیں:

۲/۲۷۔ ’’جاءنی ائیل واختار وادار اصبعہ واشار ان وعد اللّٰہ اتی، فطوبیٰ لمن وجد ورائی.‘‘

میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا، اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا، پس مبارک جو اس کو پاوے اور دیکھے۔

اس جگہ آئل خداتعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔‘‘(حقیقۃ الوحی ص:۱۰۳، روحانی خزائن ج:۲۲ص:۱۰۶)

مرزا صاحب کے فرزند اکبر مرزا محمود احمد کا بیان ہے کہ:

۳/۲۸۔ ’’میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی میں اور ایک طالب علم ہمارے گھر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں ایک الماری میں ایک کتاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا۔ وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی۔ نئے نئے ہم پڑھنے لگے تھے۔ اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ اب جبرائیل نازل نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ غلط ہے میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے مگر اس لڑکے نے کہا کہ جبرائیل نہیں آتا کیونکہ اس کتاب میں لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہوئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے پاس گئے اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کتاب میں غلط لکھا ہے۔ جبرائیل اب بھی آتا ہے۔‘‘

(تقریر مرزا محمود بن مرزا قادیانی مندرجہ الفضل قادیان۔ ج:۹ نمبر:۷۹ ص:۷ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۲۲ء)

لاہوری جماعت کے بانی و قائد اول مسٹر محمد علی، مرزا غلام احمد پر نزول جبریل کے منکروں کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

۴/۲۹۔ ’’جس طرح آج ایک مسلمان بلکہ مصلح کہلانے والا یہ کہتا ہے کہ جبرائیل کو ایسا کلام لانے کی ضرورت نہیں ہے، جو کسی انسان کے کلام میں پہلے سے موجود ہے۔ اسی طرح کفار کہتے تھے بلکہ آج تک ان کے وارث عیسائی صاحبان بھی کہتے ہیں کہ جب یہ قصے پہلے موجود تھے تو جبرئیل کی ان کو وحی الٰہی کے طور پر لانے کی کیا ضرورت تھی۔ مگر افسوس ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اندھے ہوکر انہی اعتراضوں کو دہرا رہے ہیں جو عیسائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح عیسائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اندھے ہوکر ان اعتراضوں کو مضبوط کررہے ہیں اور دہرا رہے ہیں۔ جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کرتے تھے، سچے نبی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا وہ سارے نبیوں پر پڑے گا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ایسے مامور من اللہ کو رد کرتا ہے وہ گویا کل سلسلہ نبوۃ کو رد کرتا ہے۔ اگر یہ لوگ کچھ سوچ سمجھ کر اعتراض کریں تو نہ آپ ٹھوکر کھائیں نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ٹھہریں۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ج:۵ نمبر:۸ ص:۳۱۸ اگست ۱۹۰۶ء)

۵:……مرزا صاحب کے معجزات:

انبیاء کرام علیہم السلام میں ایک امتیاز یہ ہے کہ ان کے دعویٰ نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ایسے امور

ان کے ہاتھ پر ظاہر کئے جاتے ہیں جو انسانی قدرت سے خارج ہوں اور جنہیں دیکھ کر مخلوق کو ان کی صداقت وحقانیت اور منجانب اللہ ہونے کا یقین ہوجاتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں اسے نشان یا معجزہ کہتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

۳۰/۱۔ ''دنیا میں ہزاروں آدمی ہیں کہ الہام اور مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کرتے ہیں مگر صرف مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کچھ چیز نہیں ہے جب تک اس قول کے ساتھ جو خدا کا سمجھا گیا ہے۔ خدا کا فعل یعنی معجزہ نہ ہو۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۵۹، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۴۹۳)

چونکہ معجزہ نبوت کی خصوصیت ہے اس لئے جو شخص معجزہ نمائی کا دعویٰ کرے وہ درحقیقت نبوت کا مدعی ہے۔ اس لئے معجزہ نمائی کا دعویٰ کفر ہے۔ ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

''التحدی فرع دعوی النبوۃ، ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع.'' (شرح فقہ اکبر ص:۲۰۲)

ترجمہ:...... ''معجزہ دکھانے کا چیلنج کرنا فرع ہے، دعویٰ نبوت کی۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے۔''

اور قصیدہ بدأالامالی کی شرح میں لکھتے ہیں:

''المعجزۃ شرطها دعوی النبوۃ بخلاف الکرامۃ حیث یقر صاحبها بالمتابعۃ. فان الولی یخرج بدعوی النبوۃ عن الاسلام فضلا عن الولایۃ.'' (ضوء المعالی شرح قصیدہ بدأالامالی ص:۲۳)

ترجمہ:...... ''بے شک معجزہ کے لئے دعویٰ نبوت شرط ہے۔ بخلاف کرامت کے کہ صاحب کرامت نبوت کا مدعی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ولی نبوت کا دعویٰ کرکے صرف ولایت ہی سے نہیں بلکہ اسلام سے بھی خارج ہوجاتا ہے۔''

مرزا صاحب کو بھی دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نبوت ورسالت کو ثابت کرنے کے لئے انہیں بے شمار معجزے عطا کئے ہیں، مرزا صاحب کی سینکڑوں عبارتوں میں سے یہاں چند جملے نقل کئے جاتے ہیں، جن سے ان کے معجزات کی شان وشوکت اور ان کی رسالت ونبوت کی عظمت کا اندازہ ہوسکے گا۔

۳۱/۲۔ ''اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا، اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا۔ اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں، وہ نہیں مانتے (لاہوری نہیں مانتے اور قادیانی تشریعی نہیں مانتے، اس لئے بقول مرزا کے دونوں فریق انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ ناقل)۔'' (چشمہ معرفت ص:۳۱۷، روحانی خزائن ج:۲۳ ص:۳۳۲)

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ جو زلزلے، طاعون اور دیگر آفات ان کے زمانے میں نازل ہوئیں وہ بھی ان کی رسالت ونبوت کا معجزہ اور نشان ہے۔ اس سلسلے میں بھی ان کے ایک دو اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

۳۲/۳۔ ''خدا تعالیٰ کے تمام نبی اس بات پر متفق ہیں کہ عادت اللہ ہمیشہ سے اس طرح پر جاری ہے کہ جب دنیا ہر ایک قسم کے گناہ کرتی ہے اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہوجاتے ہیں تب اس زمانے میں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرماتا ہے اور کوئی حصہ دنیا کا اس کی تکذیب کرتا ہے، تب اس کا مبعوث ہونا شریر لوگوں کی سزا دینے کے لئے بھی جو پہلے مجرم ہوچکے ہیں، ایک محرک ہوجاتا ہے اور جو شخص اپنے گزشتہ گناہوں کی سزا پاتا ہے۔ اس کے لئے اس بات کا علم ضروری نہیں کہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے کوئی نبی یا رسول بھی موجود ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص۱۹۰، ۱۹۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۹۴، ۱۹۵)

۳۳/۴۔ ''سان فرانسسکو وغیرہ مقامات کے رہنے والے جو زلزلہ اور دوسری آفات سے ہلاک ہوگئے ہیں۔ اگرچہ اصل سبب ان پر عذاب نازل ہونے کا ان کے گزشتہ گناہ تھے۔ مگر یہ زلزلے ان کو ہلاک کرنے والے میری سچائی کا ایک نشان تھے۔ کیونکہ قدیم سنت اللہ کے موافق شریر لوگ کسی رسول کے آنے کے وقت ہلاک کئے جاتے ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی ص۱۹۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۹۵)

۳۴/۵۔ ''یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو، مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں جو اور ملکوں کے رہنے والے ہیں جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں جیسا کہ نوحؑ کے وقت میں ہوا (یعنی وہی بات کہ کرے داڑھی والا، پکڑا جائے مونچھوں والا۔ ناقل)۔'' (حقیقۃ الوحی

ص:۶۱، روحانی خزائن ج:۲۲، ص:۱۶۵)

۶/۳۵۔ ’’سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے، خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو، مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ص:۱۶۲، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۶۷)

۷/۳۶۔ ’’میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہے کہ میری اتمام حجت کے لئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کے لئے خدا تعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اس سے کسی نبی کو میسر نہیں آئے تھے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ص:۱۶۶، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۷۱)

۸/۳۷۔ ’’دیکھو موجودہ زمانے میں خدا نے اتنی کثرت سے زبردست نشانات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے اور ایسے ایسے اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ اگر ایک لاکھ نبی بھی ان نشانات سے اپنی نبوت کا ثبوت کرنا چاہے تو کر سکے۔‘‘ (ملفوظات ج:۱۰ ص:۲۲۸ طبع ربوہ)

۹/۳۸۔ ’’ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔‘‘ (براہین حصہ پنجم ص:۵۶، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۷۲)

۱۰/۳۹۔ ’’اور اگر خطوط بھی اس کے ساتھ شامل کئے جائیں جن کی کثرت کی خبر بھی قبل از وقت گمنامی کی حالت میں دی گئی تھی تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا مگر ہم صرف مالی مدد اور بیعت کنندوں کی آمد پر کفایت کر کے ان نشانوں کو تخمیناً دس لاکھ نشان قرار دیتے ہیں۔‘‘ (براہین حصہ پنجم، ص:۵۸، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۷۵)

لاہوری جماعت کے پہلے بانی و قائد جناب مسٹر محمد علی صاحب، مرزا صاحب کے معجزات کی تصدیق اور ان سے مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۱/۴۰۔ ’’ایسا ہی ایک نبی اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ لیکن لوگوں نے اسی طرح اس کا انکار کیا جیسا کہ پہلے نبیوں کا۔ کاش کہ یہ لوگ اس وقت غور کرتے اور سوچتے کہ کیا وہ نشان ان کو نہیں دکھلائے گئے جو کوئی انسان نہیں دکھلا سکتا اور کیا وہ اسی طرح پر گناہ سے نجات نہیں دیتا۔ جس طرح پہلے نبیوں نے دی اور ایک ہمہ علم اور ہمہ طاقت ہستی کے متعلق وہی یقین ان کے لئے دلوں میں نہیں پیدا کرتا جو پہلی امتوں میں پیدا کیا گیا۔ ایسا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو ہزاروں نشان اپنی تصدیق میں دکھلا چکے ہیں۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز ج:۳ نمبر:۷ ص:۲۴۸ جولائی ۱۹۰۴ء)

۱۲/۴۱۔ ’’بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔ اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے اور اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۳۶، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۵۷۴)

۱۳/۴۲۔ ’’اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۳۷، روحانی خزائن، ج:۲۲ ص:۵۷۵)

یہاں ہمیں اس امر سے بحث نہیں کہ مرزا صاحب جن امور کو ’’معجزات‘‘ کے نام سے موسوم کرتے ہیں، وہ واقعتاً معجزہ ہیں بھی یا نہیں؟ اور یہ کہ ان سے ان کی رسالت و نبوت ثابت بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ یہاں محل غور صرف یہ امر ہے کہ مرزا صاحب کس طرح اصرار و تکرار کے ساتھ نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں، پھر کس طرح اس کے لئے ’’وحی الٰہی‘‘ کا بارش کی طرح نازل ہونا بیان کرتے ہیں، پھر کس طرح تحدی کے ساتھ اپنی رسالت و نبوت کے ثبوت میں دنیا کے سامنے اپنے معجزات کی طویل فہرست پیش کرتے ہیں، اور کس طرح اپنے کو تمام انبیاء کرام سے برتری اور فوقیت کا ادعا کرتے ہیں، اور کس طرح اپنے کو تمام انبیاء کرام کے معیار پر بار بار پیش کرتے ہیں اور جماعت لاہور کے امیر کس طرح مرزا صاحب کے معجزات کو پیش کر کے ان کی نبوت پر استدلال کرتے ہیں، اس کے باوجود اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے سرے سے نبوت و رسالت کا دعویٰ درحقیقت کیا ہی نہیں، تو فرمائیے کہ وہ حقائق کی دنیا میں رہتا ہے؟

(جاری ہے)

موت کا تعاقب

محمد حذیفہ جلال پوری

خلاق عالم نے کائنات کو وجود بخشا، فرشتوں کو نور کے سانچے میں ڈھالا، انسانوں کی ہدایت و راہنمائی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں مبعوث فرمایا، مگر یہ سب فانی ہیں اور دنیا بذات خود فانی ہے اور اس دنیا کے ہر ذی روح کو ایک نہ ایک روز جانا ہی ہے۔ اس فانی کائنات کی ہر چیز اس کی ہلاکت و تباہی کا پتا دیتی ہے۔

مثال کے طور پر ہر دن سورج طلوع ہوتا ہے تمام کائنات کو روشن کر دیتا ہے اور چند گھنٹوں کے بعد اس کا روشن چہرہ زردی میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے اور آخر کار مغرب کا افق اس سے روشنی چھین کر اپنے اندھیروں میں غرق کر دیتا ہے۔

اسی طرح جب بہار کا موسم آتا ہے تو گمان یہ گزرتا ہے کہ خزاں کا موسم آئے گا ہی نہیں، مگر صرف ایک ہوا کا جھونکا دیر نہیں لگاتا کہ موسم بہار، موسم خزاں میں بدل جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح انسانی جان کے ساتھ معاملہ ہے اس کائنات نے ہر شہسوار کو راہ دکھائی اور اپنے سینے میں بھی چھپایا اور ایسا چھپایا کہ اس کا نام و نشان بھی مٹ گیا۔ بقول شیخ سعدیؒ:

بسا نامور زیر زمین دفن کردہ اند
کز ہستیش بروئے زمین یک نشاں نماند

اس دنیا میں موت تو ہر ذی روح کو آنی ہے، خواہ کوئی دولت میں قارون، تکبر میں فرعون، ظلم میں ضحاک، تمرد میں نمرود، بہادری میں رستم، حسن و جمال میں یوسف علیہ السلام، درازیٔ عمر میں نوحؑ، عدل و سیاست میں عمرؓ، دانائی میں ابوبکرؓ، ملک گیری میں سکندر، انصاف میں نوشیرواں، سخاوت میں حاتم، مردانگی میں محمد فاتح، حکمت میں لقمان، خاموشی میں زکریا، گریہ میں یعقوب، رضا جوئی میں ابراہیم، جہالت میں ابوجہل، حیاداری میں عثمانؓ ہی کیوں نہ ہو۔

ذرا سوچیے جب ان لوگوں کو موت نے آدبوچا تو ہم کیا چیز ہیں؟ مگر ہم اس سوچ میں مستغرق ہیں کہ جب ہماری باری آئے گی تو موت کا نشانہ خطا ہو جائے گا۔ اگر موت پر کسی کو یقین نہ ہو تو صبح کی روشنی دیکھے اور پھر رات کا اندھیرا، بلند میناروں والے محلات سے دھوکا میں پڑے تو قبرستان پر نظریں دوڑائیے اور وہاں کے سناٹے کو سماعت کیجیے۔

جب موت کو آنا ہی ہے تو ہمیں چاہیے کہ اس کی تیاری کریں، لیکن ہم سے بڑا تو کوئی ناداں ہے ہی نہیں جو چند سالوں کے لیے بڑے بڑے گھر تعمیر کیے ہوئے ہے۔ رب کریم کا ارشاد عالی ہے:

"اولٰئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالآخرۃ، فلا یخفف عنہم العذاب ولا ہم ینصرون۔" (البقرۃ:۸۶)

"یہ وہی لوگ ہیں، جنہوں نے دنیا کی زندگی مول لی، آخرت کے بدلے، سو نہ ہلکا ہوگا ان کو عذاب اور نہ ان کو مدد پہنچے گی۔" (البقرۃ:۸۶)

یعنی کہ ہم نے دنیا کی ظاہری لذتوں کو آخرت کی حقیقی اور دائمی لذتوں پر ترجیح دی۔

بقول شاعر:

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
اجل نے نہ چھوڑا نہ کسریٰ نہ دارا
اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
یہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ دنیا عبرت انگیز ہے، مگر ہم لوگ یہاں کی خوشی پیدا کر رہے ہیں۔

"انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو"

یعنی آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت ایک کھیل تماشا جیسی ہے۔ اگر ہم تقویٰ اختیار کریں گے اور اس دنیا کے کھیل تماشوں سے بچ کر چلیں گے تو اللہ تعالیٰ اس کا پورا پورا بدلہ عطا فرمائیں گے اور اگر ہم نے اس دنیا پر بھروسہ کر لیا تو یہ ہمارے ساتھ وفا نہ کرے گی۔ بقول شیخ سعدیؒ:

مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت
کہ بسیار کس چوں تو پرورد کشت

کیونکہ اس دنیا نے نہ تو ہم سے پہلے ا

لوگوں سے وفا کی ہے اور نہ ہمارے ساتھ وفا کرے گی، یہ دنیا فانی ہے:

تو حرص وہوس کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہے دن رات بجا کر نقارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا

اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرمارہے ہیں:

"فما اوتیتم من شیئ فمتاع الحیوۃ الدنیا" (الشوری:۳۶)

ترجمہ: "سو جو کچھ ملا ہے تم کو، کوئی چیز ہو، سو وہ برت لینا ہے، دنیا کی زندگانی میں۔"

مطلب یہ کہ اللہ کو راضی رکھنے کی فکر میں اور اس چند روزہ زندگی اور عیش فانی پر مغرور نہ ہو اور اس بات کو ذہن میں بٹھالے کہ ایمانداروں کو جو عیش و آرام اللہ کے ہاں نصیب ہوگا وہ اس دنیا کے عیش و آرام سے بھی بہتر اور پائیدار ہوگا، نہ اس میں کسی طرح کی کدورت ہوگی اور نہ فنا و زوال کا کھٹکا ہوگا۔

اس دنیا کا ایک دستور ہے کہ جو اس کو حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہے، یہ اس سے دور بھاگتی ہے اور جو اس کو چھوڑ دیتا ہے، یہ دنیا اسی کے پاس آتی ہے، مثلاً کوئی شخص اپنے سائے کے پیچھے بھاگے تو وہ کبھی بھی اس شخص کے ہاتھ نہ آئے گا اور جیسے ہی وہ آگے چلنے لگا سایہ بھی اس کا تابع ہو کر پیچھے پیچھے آئے گا، ایک بار حضرت عیسیٰؑ نے خواب میں ایک گائے کو دیکھا، جس کی دم کٹی ہوئی اور سر پھٹا ہوا تھا، حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ تو کون ہے؟ گائے نے جواب دیا کہ میں دنیا ہوں، حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ یہ تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ جو لوگ میرے عاشق ہیں، انہوں نے مجھے قابو کرنے کی کوشش میں میری دم توڑ ڈالی، مگر میں ان کے قابو میں نہیں آئی اور جو لوگ مجھے چھوڑ کر آگے بڑھ گئے، میں ان کے پیچھے بھاگتی رہی لیکن وہ میرے قابو میں نہیں آئے، البتہ انہوں نے ٹھوکریں مار، مار کر میرا سر پھاڑ دیا۔

یہ دنیا دراصل ایک امتحان گاہ ہے اور اس میں ظاہری و باطنی حسن کا امتحان لیا جاتا ہے جو بھی اس دنیا کے ظاہری حسن کے ساتھ دل لگاتا ہے اور اس کی وجہ سے آخرت کو ٹھکراتا ہے تو سمجھو کہ وہ فیل ہوگیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وفرحوا بالحیوۃ الدنیا، وما الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا متاع۔" (الرعد:۲۶)

ترجمہ: "اور فریفتہ ہیں، دنیا کی زندگی پر اور دنیا کی زندگی کچھ نہیں، آخرت کے آگے، مگر متاع حقیر۔"

دراصل ہم لوگ اسی زندگی پر اتراتے اور اکڑتے ہیں، حالانکہ آخرت کے آگے دنیا کی زندگی محض ہیچ ہے، جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے تو وہ تری جو انگلی کو لگی سمندر کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہے؟ دنیا کی تو آخرت کے مقابلے میں اتنی بھی وقعت نہیں ہے، اس دنیا کو چھوڑ کر اللہ رب العزت کے احکام پر عمل پیرا ہوں اور خواہش نفس کو اپنے اندر ہی دبالیں، اس پر انعامات کا وعدہ ہے، یعنی کہ جو بھی خواہش دنیا میں رہ کر ہمارے دل میں آئی ہوگی، اور ہم نے اپنے نفس کی خواہش پر عمل نہیں کیا ہوگا، تو اللہ رب العزت اس خواہش کو جنت میں پوری فرمائیں گے، بلکہ جو بھی ہم خواہش کریں گے، اللہ رب العزت اسے پوری فرمائیں گے اور جنت میں ہمارے میزبان ہوں گے، اور مہمانی فرمائیں گے کیونکہ خود اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

"نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیہا ماتشتھی انفسکم ولکم فیہا ماتدعون نزلا من غفور رحیم۔"

"ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے وہاں ہے جو چاہے جی تمہارا اور تمہارے لئے وہاں ہے جو کچھ مانگو، مہمانی ہے اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔" (حم سجدہ:۳۲)

یہاں جس چیز کی بھی خواہش ہو، اللہ رب العزت سے مانگو، کیونکہ اللہ کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے، چنانچہ ہمیں جنت کے حصول کے لئے اپنا دل اللہ رب العزت کے ساتھ لگانا چاہئے۔

بقول شیخ سعدیؒ

جہاں اے برادر نماند بہ کس
دل اندریں جہاں آفریں بند و بس

ہم اگر اس دنیا سے بچنے کی کوشش کریں گے تو اللہ رب العزت خود ہمیں اپنی راہ پر چلادیں گے (انشاء اللہ) اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین" (العنکبوت:۶۹)

ترجمہ: "اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سجھادیں گے ان کو اپنی راہیں اور بے شک اللہ ساتھ ہے نیکی والوں کے۔"

اللہ رب العزت موت کی تیاری اور دنیا کے دھوکے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

خبروں پر ایک نظر

مقامی انتخابات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لیہ (حیدری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سہ سالہ ممبرسازی اور انتخابات کا سلسلہ جاری ہے، ذیل میں چند ایک جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹ پیش خدمت ہے:

عہدہ داران خانقاہ سراجیہ کندیاں میانوالی: امیر: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ، ناظم اعلیٰ: مولانا عبدالرحیم، ناظم تبلیغ: عبدالستار، ناظم نشرواشاعت: محمد یوسف، خازن: حاجی بشیر احمد، مرکزی نمائندگان: مولانا عبدالرحیم صدر مدرس جامعہ خانقاہ سراجیہ، عبدالستار ولد محمد بخش، صاحبزادہ سعید احمد ولد حضرت اقدس مولانا خان محمد مدظلہ، حافظ محمد اصغر ولد قاری محمد خان، مولانا منظور احمد الحسینی امام جامع مسجد ٹینکو چوک۔

کندیاں شریف: امیر: مولانا نذیر احمد خطیب جامع مسجد غوثیہ، ناظم اعلیٰ: عبدالرحمٰن، ناظم تبلیغ: قاری محمد شفیع، ناظم نشرواشاعت: محمد عرفان، خازن: شوکت محمود، مرکزی نمائندہ: حافظ محمد یحییٰ ولد مولانا نذیر احمد جامع مسجد غوثیہ کندیاں۔

عیسیٰ خیل میانوالی: امیر: عبدالحلیم مدنی مسجد، ناظم اعلیٰ: مولانا عبیدالرحمٰن، ناظم تبلیغ: مولوی محمد صادق، ناظم نشرواشاعت: مولانا محمد قاسم لنگر خیل، خازن: مولانا زبیر احمد، مرکزی نمائندہ: عبدالحلیم ولد حضرت عمر، مدنی مسجد عیسیٰ خیل۔

میانوالی شہر: امیر: مولانا عبدالحکیم فاروقی جامع مسجد ہسپتال والی، ناظم اعلیٰ: مولانا عبدالرزاق زاہد دارالعلوم سراجیہ، ناظم تبلیغ: مولانا سیف اللہ جامع مسجد فاروقیہ، ناظم نشرو اشاعت: قاری عبدالمالک مولانا محمد رمضانؒ مدنی مسجد، خازن: ڈاکٹر محمد عبداللہ ہسپتال کالونی، مرکزی نمائندہ: مولانا عبدالحکیم فاروقی۔

بنوں: امیر: مولانا سیّد عبدالستار شاہ، مال منڈی، ناظم اعلیٰ: مفتی عظمت اللہ المرکز الاسلامی بنوں، ناظم تبلیغ: حافظ سبحان الدین جامعہ سبحانیہ، خازن: عارف اللہ خان، مرکزی نمائندگان: مفتی عظمت اللہ ولد محمد اسد اللہ المرکزی الاسلامی، قاری محمد طیب شاہ ولد مولانا عبدالستار شاہ مدنی مسجد۔

چپلاں، میانوالی: ناظم تبلیغ: حافظ محمد خالد دارالعلوم رحیمیہ، ناظم نشرواشاعت: حافظ ساجد اقبال جامع مسجد فردوس، خازن: مولانا مطیع الرحمٰن مدرسہ عزیزیہ، مرکزی نمائندگان: حافظ ساجد اقبال، محمد خالد، چوہدری ولشاد احمد، قاری شبیر احمد۔

پکہ میانہ، تحصیل دریا خان: امیر: حافظ عبدالرزاق، ناظم اعلیٰ: حاجی عطا محمد، ناظم تبلیغ: حافظ عبدالرحیم، ناظم نشرواشاعت: عبدالحنیف، خازن: حافظ محمد بلال، مرکزی نمائندہ: عبدالحنیف ولد حاجی جیون پکہ میانہ دے والا بھکر۔

کاٹھ شہر تحصیل دریا خان: امیر قاری ذوالفقار احمد، ناظم اعلیٰ: حاجی محمد حیات، ناظم تبلیغ: ماسٹر محمد تقی، ناظم نشرواشاعت: بشیر احمد، خازن: حاجی حق نواز، مرکزی نمائندہ: قاری ذوالفقار احمد۔

لکی مروت: امیر: مولانا عبدالمتین، جامعہ عثمانیہ، ناظم اعلیٰ: مولانا حبیب اللہ حقانی جامعہ دارالعلوم، ناظم تبلیغ: مولانا شفیع الرحمٰن دارالہدیٰ، ناظم نشرواشاعت: مولانا افتخار احمد جامعہ عمر، خازن: مولانا محمد ایوب خان، سراج العلوم، مرکزی نمائندہ: مولانا عبدالمتین جامعہ عثمانیہ لکی مروت۔

سرائے نورنگ: امیر: صالح محمد خان سکنہ کلی ہدایت اللہ، ناظم اعلیٰ: مولانا عبدالرحیم خطیب ضیاری مسجد، ناظم تبلیغ: مولانا عبدالغفار حقانی مسجد جمعہ خان، ناظم نشرواشاعت: امین اللہ جان ولد صاحبزادہ عبدالصبور، خازن: حاجی ظفر خان، مرکزی نمائندگان: حاجی امیر صالح خان، امین اللہ جان، محمد طیب طوفانی۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر

امیر: ڈاکٹر دین محمد فریدی، ناظم اعلیٰ: راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ، ناظم تبلیغ: صوبیدار علم الدین، ناظم نشرواشاعت: مولانا محمد صفی اللہ مہتمم جامعہ قادریہ بھکر، خازن: مفتی حفیظ اللہ، مرکزی نمائندہ: ڈاکٹر دین محمد فریدی۔

دریا خان، بھکر: امیر: مولانا غلام فرید جامعہ فاروقیہ، ناظم اعلیٰ: مولانا محمد قاسم دارالعلوم رحیمیہ۔

کروڑ لعل عیسن: امیر: میاں محمد اکبر، ناظم اعلیٰ: قاری فداء الرحمٰن، ناظم تبلیغ: قاری عبدالغفور، ناظم نشرواشاعت: حافظ شاکر اللہ، خازن: شیخ محمد آصف، مرکزی نمائندہ: مولانا محمد قاسم نور مسجد کروڑ۔

چوک اعظم ضلع لیہ: امیر: مفتی محمد یٰسین مسجد صدیق اکبرؓ، ناظم اعلیٰ: مفتی غلام عباس جامع مسجد عائشہ، ناظم تبلیغ: قاری ابوبکر المدنی مدرسہ دارالہدیٰ، ناظم نشرواشاعت: عبدالرؤف نفیسی جامعہ مسجد صدیق اکبرؓ، خازن: مولانا عطاء اللہ، مرکزی نمائندگان: مولانا عبیداللہ مدرسہ دارالہدیٰ، مولانا ثناء اللہ مخلص اقراء روضۃ الاطفال۔

بہل بھکر: امیر: حاجی شبیر احمد، ناظم اعلیٰ: مولانا ارشاد احمد، ناظم تبلیغ: حافظ خلیل احمد، ناظم نشرواشاعت: حسین احمد، خازن: حاجی غلام رسول، مرکزی نمائندہ: حسین احمد ولد حاجی بشیر احمد عید گاہ بہل۔

دلے والا ضلع بھکر: امیر: مولانا محمد بختاور عثمانی، ناظم اعلیٰ: صوفی عبدالحمید، ناظم تبلیغ: مولانا محمد عبداللہ، ناظم نشرواشاعت: زاہد مصطفیٰ، خازن: حاجی عبدالستار، مرکزی نمائندہ: صوفی عبدالحمید۔

منکیرہ بھکر: امیر: عبدالقادر واثقی، ناظم

اعلیٰ: عبدالماجد حیدری، ناظم تبلیغ: محمد عمران، ناظم نشرواشاعت: محمد طاہر، خازن: محمد یوسف، مرکزی نمائندہ: عبدالستار واصفی مسجد نواب والی۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی بہاولپور میں

بہاولپور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مورخہ ۹/جون کو بہاولپور کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ آپ نے قبل از دوپہر دارالعلوم مدینہ ماڈل ٹاؤن بی کے طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا اور ۲/شعبان المعظم سے منعقد ہونے والے سالانہ رد قادیانیت کورس چناب نگر میں شمولیت کی دعوت دی، جامعہ کے بہت سارے طلبا نے شرکت کا وعدہ کیا، تقریب کی صدارت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے کی۔

چک ۹۔بی سی،میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب

بہاولپور (نمائندہ خصوصی) بہاولپور کی مضافاتی آبادی چک نمبر ۹۔بی سی، بغداد الجدید میں قادیانی میجر بشیر نے مناظرہ کا چیلنج دیا، جس پر مولانا شجاع آبادی تشریف لائے، لیکن انتظامیہ کی بروقت مداخلت کی وجہ سے مناظرہ تو نہ ہوسکا، البتہ مولانا شجاع آبادی نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت، قادیانی عقائد و عزائم اور مرزا قادیانی کے کذب پر بیان کیا، تمام پروگراموں میں مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور ساتھ تھے۔

مولانا شجاع آبادی کہروڑپکا کے دورہ پر

کہروڑپکا (محمد انس گرواں) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۷/جون کو ایک روزہ دورہ پر کہروڑپکا تشریف لائے۔ آپ نے تقریباً ایک گھنٹہ جامعہ دارالقرآن میں اساتذہ، طلبا سے خطاب کیا اور مفتی محمد اسماعیل سے مشاورت کی۔ جامعہ باب العلوم میں خطاب: نماز ظہر کے بعد جامعہ باب العلوم کے طلبا و اساتذہ کرام کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا اور انہیں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کردار ادا کرنے کی ترغیب دی۔ جامعہ کے اساتذہ کرام حضرت الشیخ مولانا حبیب احمد مدظلہ، مولانا منیر احمد منور، مولانا افتخار احمد، مولانا محمد اقبال سے ملاقاتیں کیں۔ جامعہ مفتاح العلوم میں خطاب: بعد نماز عصر جامعہ مفتاح العلوم ملتانی والا کی خوبصورت تعمیر شدہ مسجد میں طلبا و نمازیوں سے خطاب کیا اور انہیں قادیانیوں کے عقائد و عزائم سے باخبر کیا۔ نیز حضرت مولانا سید ور محمد شاہ، مولانا محمد شریف نعمانی، مولانا محمد محسن سے ملاقاتیں کیں اور انہیں کورس چناب نگر میں طلبا کرام کو بھیجنے اور کامیابی کی دعا کی درخواست کی۔

ختم نبوت کانفرنس زڑہ میانہ

نوشہرہ، زڑہ میانہ (مولانا بدیع الزماں) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زڑہ میانہ ضلع نوشہرہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد کے امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مہمان خصوصی تھے، دیگر معزز مہمانوں میں اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب، حسن ابدال کی جامع مسجد کے خطیب مولانا مفتی تاج الدین، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان عیدگاہ کی جامع مسجد کے خطیب مولانا عماد الدین شامل تھے۔ علاقہ بھر سے علماء کرام، حفاظ عظام، تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے احباب اور عام لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مقامی سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء العارفین حقانی نے تمام انتظام کی نگرانی خود کی، مقامی نائب امیر مولانا حافظ ذاکر اعظم حقانی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرہ کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد اسلم حقانی نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دیئے۔ مفتی تاج الدین اور مولانا عماد الدین نے مختصر مگر مدلل خطاب کیا، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے پشتو میں طویل اور مفصل خطاب کیا۔ تمام حضرات نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد اور مسلمات دین سے انحراف اور انکار کی وجہ سے کافر، مرتد اور زندیق قرار دیا۔ انہوں نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد، انکار ختم نبوت، توہین انبیاء، تحریف قرآن کریم، اسلام اور وطن دشمن کارروائیوں، ملک و ملت کی غداری، یہود و ہنود اور انگریزوں سے دوستی اور ان کے مفادات کے لئے کوشش، سیاسی عزائم، اندرونی انتشار، بیرونی سازشیں، دہشت گردی اور دیگر ریشہ دوانیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے جو کہ قرآن کریم کی سو سے زائد آیات کریمہ اور دو سو سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک تمام ممالک کے فقہاء کرام بلکہ تمام امت کا اس پر اجماع رہا ہے، میدان یمامہ میں بارہ سو سے زائد صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نے جام شہادت نوش کرکے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی اور جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا، تحاریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے ایک جان اور ایک زبان ہوکر حصہ لیا۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کو کافر قرار دیا، ملک کی تمام عدالتوں اور اعلیٰ عدالتوں نے ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی، تحریک کے دوران بارہ ہزار شمع رسالت کے پروانوں نے لاہور کی سڑکوں کو لالہ زار بنا کر عملاً تحفظ ناموس رسالت کا ثبوت دیا، حاضرین کانفرنس چونکہ تمام پٹھان تھے۔ مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے سرحد کے علماء کرام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور شیخ الحدیث مولانا نعمت اللہ مدظلہ کی قربانیوں اور تحفظ ختم نبوت کے لئے محنت

کا بطور خاص ذکر کیا اور حاضرین سے کہا کہ ہمارے اسلاف نے اس گلستان کو عظیم قربانیوں سے آباد کیا اور اس کو سرسبز اور شاداب رکھنا ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے، تمام حاضرین نے ہاتھ کھڑا کر کے تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دینے کا وعدہ کیا۔ بیانات کے دوران شمع رسالت کے پروانے ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ یہ عظیم الشان روحانی اجتماع مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا شہر

ٹیکسلا... دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مرکز اصلاح و ارشاد میں بڑی شان وشوکت سے ۲۹؍[illegible] ۲۰۰۹ء بروز جمعرات بعد از نماز مغرب منعقد ہوئی۔ پہلی تمام کانفرنسوں سے کئی گنا زیادہ عوام الناس نے شرکت کی مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور ہزارہ، حسن ابدال، کوہاٹ اور دیگر شہروں اور دیہاتوں سے علماء کرام نے قافلوں کی صورت میں کانفرنس میں شرکت کی۔ نماز مغرب سے قبل ہی پنڈال بھر چکا تھا، پہلی نشست کا آغاز پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور دامت برکاتہم کی دعا سے ہوا، صدارت حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی نے کی، تلاوت کلام پاک کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹیکسلا کے کنوینر مولانا صاحبزادہ محمد زکریا مدظلہ نے خطبہ استقبالیہ ارشاد فرمایا، جس میں انہوں نے تمام علماء خطباء اور دینی مدارس کے ذمہ داران حضرات کا شکریہ ادا کیا اور ٹیکسلا کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہر دور میں اہلیان ٹیکسلا نے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا، یہ سب عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت کا اظہار ہے اور اہلیان ٹیکسلا سے وعدہ لیا کہ اب جب مجلس کو کسی بھی قسم کی قربانی کی ضرورت پڑی تو آپ لوگ انشاء اللہ بھرپور طور پر ساتھ دیں گے، ان کے بعد سفیر اسلام مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ مدظلہ نے خطاب کیا، انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کی جو ابتر حالت ہے مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام اور بم دھماکے، ان تمام چیزوں کے پیچھے قادیانیت کی سازش ہے حکومت اور عوام کو ان کی مکروہ چالوں سے آگاہ رہنا چاہئے۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ تھے اور نقابت کے فرائض مولانا خطیب الرحمن قریشی اور صاحبزادہ عبدالہادی دیتے رہے۔ دوسرا اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ مولانا عزیز احمد خان مدظلہ کندیاں بعد نماز عشاء شروع ہوا، قاری اخلاق مدنی کی تلاوت ہوئی، نعت خواں محمد امین برادران سرگودھا، حافظ فیصل بلال حسان گوجرانوالہ، مصباح الاسلام ٹیکسلا، اطہر سرحدی وقفے وقفے سے سامعین کے دلوں کو گرماتے رہے، ابتدائی بیان مولانا عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ نے کیا، ان کے بعد محقق العصر مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے بیان کیا، ان کے بعد حضرت فاروقی شہید کے بھتیجے مولانا ابوبکر نے خطاب کیا، نوجوان خطیب مولانا محمد رضوان اسامہ نے پرجوش تفصیلی بیان کیا اور عوام کو قادیانیت کی مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ پر زور دیا اور ختم نبوت کے مشن کو ہر ہر بچے، جوان تک پہنچانے کا وعدہ لیا، ان کے بعد شاہین ختم نبوت، فاتح مرزائیت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے پُر مغز دلائل و براہین سے آراستہ تفصیلی بیان کیا اور مجمع میں عجیب سماں پیدا کر دیا اور پھر قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ نے مختصر سا بیان کیا۔ آخری بیان مولانا محمد عالم طارق مدظلہ نے ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا عقیدہ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کی بکواسات پر اور جہاد کے اہم عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی اور مولانا عبدالغفور مدظلہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا تمام علاقوں سے علماء کرام کثیر تعداد قافلوں کے ہمراہ تشریف لائے اور رات دو بجے صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے

کنری (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری جماعت کے راہنماؤں محمد اقبال آرائیں، محمد ناصر آرائیں، ماسٹر غلام حیدر چانڈیو، محمد سہیل، حافظ محمد ذیشان اور محمد سلمان نے ایک اجلاس میں کہا کہ آئین کے مطابق قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکا ہوا ہے، لیکن قادیانی کنری میں آج کل آئین کی کھل کر خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے وزیر داخلہ جناب ذوالفقار مرزا سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔

ضروری اعلان

☆......صفر المظفر ۱۴۳۰ھ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سہ سالہ ممبر سازی جاری ہے۔

☆......مبلغین اور عمائدین مجلس سے درخواست ہے کہ اپنے حلقوں کے انتخابات جلد مکمل فرمالیں۔

☆......۲۵ سے لے کر ۱۰۰ ممبران تک مرکزی مجلس عمومی کے لئے ایک نمائندہ ہوگا ۱۰۱ سے ۲۰۰ تک دو اور اسی طرح ہر سو پر ایک نمائندہ۔

☆......مرکزی نمائندگان کی فہرست ساتھ ہی مکمل فرماتے جائیں اور فارم انتخاب دفتر مرکزیہ سے طلب فرمائیں۔

☆......مرکزی انتخابات چناب نگر کانفرنس کے موقع پر مورخہ ۱۶/اکتوبر ۲۰۰۹ء کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوں گے۔

بقیہ:اداریہ

دماغ کی مدد سے تخلیق کیا ہے اور یہ مجموعہ ہے کہانیوں، برین واشنگ کے سامان، سبق آموز کہانیوں، عام انسانی سوچ اور سائنسی بیانات کا یا تو یہ سب کچھ عام انسانی سوچوں کا مجموعہ تھا یا پھر یہ سب کچھ لیا گیا دوسرے مذاہب اور ذرائع سے اور ان میں سے کچھ محمد کی اپنی ایجادات ہیں۔ محمد کے بارے میں معلومات آپ ہماری ویب سائٹ یعنی (Answering Islam) سے بھی حاصل کر سکتے ہیں جو کہ مختلف ذرائع سے جمع کی گئی ہے۔ قرآن ایک پاک/متبرک کتاب نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کافی نقص ہیں، اس میں تردیدی بیانات ہیں، غلط سبق آموز کہانیاں ہیں، غلط سائنسی باتیں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ سب کچھ دوسرے ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے، قرآن کے تمام تر معجزات اور سائنسی باتوں کو کئی بار جھوٹا ثابت کیا جا چکا ہے، جیسا کہ (Faith Freedom International) والوں کی ویب سائٹ پر۔ اگر اللہ سچا خدا ہوتا تو وہ قرآن کو اتنا طاقتور بناتا کہ چاہے انسان لاکھ کوشش کر لے مگر پھر بھی اس میں کوئی غلطی یا نقص نہ ثابت کر پاتا، اس کے برعکس، آج کل اسلام پوری دنیا کا سب سے بُرا مذہب ہے، جس سے سب سے زیادہ نفرت کی جاتی ہے اور آج کل اسے دہشت گردی کا رسالہ کہا جا رہا ہے۔ تو کیا قرآن واقعی اس خوبصورت جہاں کے خالق کا تمام تر انسانیت کے لئے آخری پیغام ہے: ہماری عقل جواب دیتی ہے کہ نہیں۔ مندرجہ ذیل تحریر (اب) قرآن کے بارے میں خلاصہ ہے۔

☆......بہت سی آیات میں آپ پڑھیں گے کہ اللہ وہ خدا ہے جو موجود نہیں ہے، مگر جب آپ قرآن پڑھیں تو آپ دیکھیں گے کہ بہت ساری جگہوں پر ذکر ہے کہ: ''اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

☆......اس میں کئی جگہ جہنم کی آگ کا ذکر ہے اور وعدے کئے گئے ہیں جنت کے، یہ اس لئے ہیں تا کہ ایمان والے عمل کریں، اسلام اسی طرح کھینچا تانی اور دھمکی آمیز چیزیں استعمال کرتا جیسا کہ دوسرے مذاہب میں استعمال کیا گیا ہے، لیکن جس حد تک یہ چیز اسلام میں ہے اور کسی مذہب میں نہیں۔

☆......قرآن میں احکامات ہیں مسلمانوں کے لئے کہ کس طرح انہیں اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں، مگر زندگی کے تمام پہلو نہیں بتائے گئے جیسا کہ..... اور کسی کی خفیہ معلومات یا کسی کے ادارے اور کمپنی کے بارے میں راز بتانا۔

☆......قرآن میں ماضی کے قصے اور ماضی کے واقعات ہیں، یہ زیادہ تر دوسرے مذاہب سے لئے گئے ہیں۔

☆......قرآن میں سائنسی باتیں ہیں، جس نے 1400 سال پہلے اپنے جاہل قارئین کو متاثر کرنے کی کوشش کی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب یہ تصور کیا جاتا تھا کہ چاند اور سورج زمین کے گرد چکر لگاتے ہیں، آج ہمیں پتا ہے کہ یہ سائنس غلط ہے اور وہ سب چیزیں غلط ہیں جو دوسرے مذاہب اور اس وقت کے سائنس دانوں سے حاصل کی گئی ہیں، مثلاً یہ کہ نطفہ بنتا ہے ریڑھ کی ہڈی میں (86:6) یہ آئیڈیا یونانی سائنس دانوں کا تھا، جسے محمد نے نقل کیا ہے، اگر ہمارے پاس 1400 سال پہلے تحفظات محفوظ کرنے کا قانون ہوتا تو اس وقت محمد جیل میں ہوتے اور آج اسلام کا نام و نشان تک نہ ملتا، مگر افسوس کہ اس وقت جہالت کا دور تھا اور لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کیا کرتے تھے، تو محمد نے ان کی جہالت کا فائدہ اٹھایا اور قرآن کو استعمال کیا جو کہ ان کی عقلوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر تھی۔ اگر قرآن 100 فیصد بُرا ہوتا تو وہ باقی نہ رہتا اور ختم ہو چکا ہوتا، اسی وجہ سے محمد نے اس میں چند اچھی چیزیں بھی ڈال دیں تا کہ اچھے لوگ اس کی حمایت کریں اور اسلام کو زندہ رکھیں۔ اسی طرح دہشت

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

گردوں نے قرآن میں سے بُری چیزیں اٹھائیں اور جس کے نتیجے میں عالمی دہشت گردی شروع ہوئی جو کہ بہت دردناک ہے اور اسے ہر ایک نے دیکھا۔ اسلام کی انہی بُری تعلیمات نے دنیا میں سے عالمی امن معاہدہ بھی ختم کردیا ہے، آپ ہماری اس ویب سائٹ پر ایسے کئی مضامین پڑھ سکتے ہیں جن کو قرآنی شواہد سے تیار کیا گیا ہے۔ اسلامی دہشت گردی انسانیت کو نقصانات اور تکالیف تب تک پہنچاتی رہے گی جب تک اسلام موجود رہے گا۔

حدیث (سنت):

جیسا کہ تمام مذاہب میں ہوتا ہے، محمد کے مریدان کی بہت تعظیم کرتے تھے، وہ اپنی زندگیاں ایسے گزارنا چاہتے تھے جیسا کہ محمد نے گزاریں، جب محمد زندہ تھے تب لوگوں نے لکھا اور یاد کیا جو کچھ محمد نے کیا اور کہا، یہ کہانیاں اور بیانات حدیث کہلاتے ہیں، زیادہ تر جگہوں پر یہ کہانیاں سچی ہیں، کچھ بیانات کی روشنی میں چند احادیث ایجاد کردی ہیں، سیاسی مفاد کے لئے مگر زیادہ تر احادیث سچی ہیں اور ان پر مسلمان یقین رکھتے ہیں، چند ملادی گئی ہیں، اسلامی قانون (شریعت) میں جیسا کہ ہاتھ کا کاٹنا، آدھی وراثت اور عورتوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کے حقوق، عورتوں کے حقوق کی حق تلفی جیسا کہ نقاب کی پابندی، گاڑی چلانے پر پابندی اور چار گواہوں کا موجود ہونا کسی عورت کی عصمت دری ہونے پر وغیرہ۔ ایک بار میں مسجد میں تھا جب میں مسلمان تھا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ سونے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سیدھی کروٹ پر سویا جائے، اسی طرح اور احادیث زندگی کے طور طریقوں کے بارے میں بتاتی ہیں، ان میں سے زیادہ تر عقل کے خلاف ہیں اور غلط اخلاق کی تلقین کرتی ہیں، کچھ ٹھیک مگر چالاک محمد نے چند اچھی باتوں کو شامل کیا تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کی جاسکے، اگر اسلام سو فیصد خراب ہوتا تو اس کے آج اتنے مرید نہ ہوتے۔ ایک ایسی حدیث کی مثال جو عقل کے خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو...... پتھروں سے صاف کرنا، حاجت کے بعد۔ حدیث جو کہ عقل کی حامی ہے وہ یہ کہ پڑوسیوں سے حسن سلوک رکھنا (کیا ہمیں کسی پیغمبر کی ضرورت ہے، اس کے لئے؟) باقی دانا چیزیں احادیث میں یا تو عقل سے آئیں یا پھر دوسرے مذاہب سے۔ زیادہ تر احادیث غلط اخلاقی عقائد سکھاتی ہیں، ایک تشدد آمیز مثال یہ ہے کہ اسلام چھوڑنے والے کو قتل کیا جائے۔ بہت سی احادیث دشمنی اور تشدد کو فروغ دیتی ہیں غیر مسلموں کے خلاف۔

مختصراً یہ حدیث ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ سب کچھ واضح ہے، اگر آپ اور وضاحت چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں، ہم آپ کے سوال کا جواب دیں گے۔

ایک بڑھتی ہوئی مسلمانوں کی تعداد حدیث پر یقین نہیں رکھتی، آخر میں مسلمان قرآن بھی چھوڑ دیں گے اور ہماری طرح مرتد ہو جائیں گے۔

کچھ احادیث ہمارے قتل کا حکم دیتی ہیں اور ہم مرتدوں کے لئے باعث سوچ ہے۔ محمد کو پتا تھا کہ مرتد اسلام لوگوں کے یقین میں کمزوری پیدا کرسکتے ہیں، اسی وجہ سے ہمارے قتل کا حکم دیا گیا، جیسا کہ اس حدیث میں: ''جو بھی اپنا مذہب بدلے اسے ماردو۔''

الغرض اس غلیظ و بدبودار ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی کی کم از کم ایسے پاکستان میں اجازت نہیں دی جاسکتی جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور جس کے نام میں اسلامیہ جمہوریہ کا لاحقہ موجود ہے، لہٰذا حضرات علمائے امت اور مفتیان گرامی قدر کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ژاژ خائی کے خلاف متفقہ لائحہ عمل اپنائیں اور مسلم وکلاء سے ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ اس ویب سائٹ کے بانی اور صدر کے خلاف ۲۹۵-سی کے تحت مقدمہ قائم کرکے اس کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور ایسی دردناک سزا دلوائیں ہیں کہ آئندہ کوئی بدباطن ایسی گستاخی کی جرأت ہی نہ کرسکے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بمقام **جامع مسجد ختمِ نبوّت مسلم کالونی چناب نگر**

فرما گئے یہ ہادیؐ — لا نبیؐ بعدی

سالانہ
ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس

زیر سرپرستی
مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب
حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** دامت برکاتہم
(نائب امیر مرکزیہ)

بتاریخ یکم تا ۲۰ شعبان ۱۴۳۰ھ
بمطابق 25 جولائی تا 13 اگست 2009

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم، درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردِّ قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- رہائش اور خوراک کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

نامور علماء، مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے۔ انشاء اللہ

پتہ ترسیل درخواست
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4514122

زیر اہتمام **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ** فون: 047-6212611

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO